Presented by: https://jafrilibrary.org

تصویر دنیا
نہج البلاغہ کے آئینہ میں

ترتیب : حجۃ الاسلام سید عدیل رضا عابدی
امام جمعہ دارالسلام ،تنزانیہ

ناشر: البلاغ آرگنائزیشن علی پور الہند

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصویر دنیا
نہج البلاغہ کے آئینہ میں

ترتیب:

حجۃ الاسلام سید عدیل رضا عابدی

(امام جمعہ، دارالسلام، تنزانیہ)

نام کتاب:۔ تصویر دنیا نہج البلاغہ کے آئینہ میں

ترتیب:۔ حجۃ الاسلام سید عدیل رضا عابدی

طبع:۔ اول

ناشر:۔ البلاغ آرگنائزیشن

سال اشاعت:۔ ۲۰۱۹

تعداد:۔ ۵۰۰

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

انسان متضاد قوتوں کا حامل ہے ایک جانب زمینی ہے تو اس کے اندر جمادی، نباتی اور حیوانی صفات پائی جاتی ہیں اور چونکہ آسمانی ہے تو اس کے اندر روحانی، ملکوتی اور رحمانی صفات پائی جاتی ہیں۔ ان چھ متضاد قوتوں کہ درمیان انسان ہے اگر وہ جمادی، نباتی اور حیوانی کشش ثقل سے پرواز کرنے کی صلاحیت پیدا کرلے تو وہ رحمانی، ملکوتی اور رحمانی صفات کے آسمانوں میں پرواز کریگا۔ یہ اس وقت ہی ممکن ہے جب کہ وہ ان دو متضاد کششوں کی مکمل معرفت حاصل کرے، ان دونوں جہانوں کا تعرف کروانے والا وہ ہو جو ان متضاد قوتوں کی بحق معرفت رکھتا ہو اور ایسا عامل ہو کہ زمینی قوتیں اس کی اپنی کشش میں الجھا نہ سکیں اور آسمانی قوتوں کا ایسا حامل ہو کہ آن واحد میں "**دنی فتدلی فکان قاب قوسین**" کی منازل کو طے کرلے۔ وہ زمین پر ہو پر زمینی صفات سے اپنے آپ کو دور رکھتا ہو۔ اور ملکوتی جہان سے وابستہ ہو۔ ایسی ذات ہمیں یا تو سرکار رسالت مآب کی صورت میں نظر آئی یا امیر المونین علی ابن ابیطالبؑ کی شکل میں ----

قرآن مجید میں اس بات کی طرف کئی آیتیں موجود ہیں۔

اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ (الحدید:۲۰)

یاد رکھو کہ زندگی دنیا صرف ایک کھیل، تماشہ، آرائش، باہمی تفاخر اور اموال و اولاد کی کثرت کا مقابلہ ہے اور بس جیسے کوئی بارش ہو جس کی قوت نامیہ کسان کو خوش کردے اور اس کے بعد وہ کھیتی خشک ہو جائے پھر تم اسے زرد دیکھو اور آخر میں وہ ریزہ ریزہ ہو جائے اور آخرت میں شدید عذاب بھی ہے اور مغفرت اور رضائے الٰہی بھی ہے اور زندگانی دنیا تو بس ایک دھوکہ کا سرمایہ ہے اور کچھ نہیں ہے۔

اس آیت میں اللہ نے دنیا کی مثال ایک کھیل سے دی ہے۔ اگرچہ مثالیں تقریب ذہنی کے لئے ہوتی ہیں۔ پر اس مثال میں ایک عظیم پیغام اور حسن چھپا ہوا ہے۔ جس میں بظاہر تو مختصر لذت، تفریح اور وقت گزرانی کا ذریعہ ہے لیکن اس میں نظم و انضباط کی ایک دنیا ہے۔ کھیل کا وقت، کھیلنے والوں کی تعداد، کھیل نظم کو برقرار رکھنے کے لئے کوچ، کھیل میں استعمال

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہونے والے اجزاء وغیرہ معین ہوتے ہیں اسی طرح دنیا ایک کھیل اور تماشہ ہے تو اس کے لئے بھی ان تمام امور کو اپنے ذہنوں میں رکھنا ہوگا۔

مگر اکثر لوگ اس دنیا کے تماشہ میں اس طرح کھوجاتے ہیں کہ اپنی حقیقت کو بھی بھول جاتے ہیں۔

يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ (روم:۷)

یہ لوگ صرف زندگانی دنیا کے ظاہر کو جانتے ہیں اور آخرت کی طرف سے بالکل غافل ہیں۔

سیرت مرسل اعظم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہج البلاغہ کے آئینہ میں کے عنوان سے مقالہ میں حجۃ الاسلام مولانا سید تاجدار حسین زیدی صاحب حفظہ اللہ نے ایک مقام پر یہ تحریر فرمایا ہے

"قد حقر الدنیا و صغرھا" (خطبہ ۱۰۹)

رسول اکرم ص نے اس دینا کو ہمیشہ صغیر وحقیر اور ذلیل و پست تصور کیا ہے اور پروردگار نے اس دنیا کو آپ سے الگ رکھا ہے اور دوسروں کے لئے فرش کر دیا ہے تو یہ آپ کی عزت اور دنیا کی حقارت ہی کی بنیاد پر ہے لہٰذا آپ نے اس سے دل سے کنارہ کشی اختیار کی اور اس کی یاد کو دل سے

بالکل نکال دیا اور یہ چاہا کہ اس کی زینتیں نگاہوں سے اوجھل رہیں تا کہ نہ عمدہ لباس زیب تن فرمائیں اور نہ کسی خاص مقام کی امید کریں

پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا بھی یہی زہد تھا کہ جب بعثت کی شروعات ہی میں بزرگان قریش اور سران عرب نے جناب ابوطالب سے کہا کہ اپنے بھتیجے کو ہمارے خداؤں کی توہین کرنے سے روکو! اگر وہ کسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہیں تو عرب کی سب سے خوبصورت لڑکی سے اس کی شادی کردی جائے گی، اگر وہ مال دنیا چاہتے ہیں تو ہم ان کو اتنی دولت دیں گے کہ پورے عرب میں کوئی ان سے زیادہ ثروتمند نہ رہ جائے گا اور اگر بادشاہت چاہتے ہیں تو ہم ان کو اپنا امیر تسلیم کرلیں گے، صرف وہ تبلیغ اسلام سے اپنا ہاتھ کھینچ لیں۔ تو پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہی کہا تھا کہ اے چچا جان ان سے کہہ دیجئے، اگر میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند رکھ دیا جائے تب بھی میں اس کام سے باز نہیں آؤں گا۔

یعنی رسول اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تمہاری اس دولت کی میری نظر میں اوقات ہی کیا ہے اگر تم پوری کائنات میرے حوالے کردو (جو کہ تمہارے بس میں نہیں ہے) تو اس کی بھی میری نظر میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

یقیناً جو لوگ دنیا کی حقیقت کو جان جاتے ہیں ان کی نگاہوں میں دنیا کی یہی کیفیت ہوگی۔جس کی طرف مولای کائنات علی علیہ السلام نے یوں اشارہ فرمایا ہے۔

"وَمَنْ أَبْصَرَ بِهَا بَصَّرَتْهُ، وَمَنْ أَبْصَرَ إِلَيْهَا أَعْمَتْهُ" علامہ سید رضی قدس سرہ جامع نہج البلاغہ فرماتے ہیں ان ایک مختصر سے جملہ میں مولائے کائنات علیہ افضل الصلاۃ و السلام نے سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے "أَبْصَرَ بِهَا" یعنی انسان اس دنیا کو عینک بنالے تو اس کی آنکھوں میں روشنی اور جلا پیدا کر دیگی؛ "أَبْصَرَ إِلَيْهَا" اور دنیا کی طرف متوجہ ہو گیا تو اس کو اندھا کر دیگی۔

اور آپ نے ایک شخص کو دنیا کی مذمت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا۔اے دنیا کی مذمت کرنے والے اور اس کے فریب میں مبتلا ہو کر اس کے مہملات سے دھوکہ کھا جانے والے! تو اسی سے دھوکہ بھی کھاتا ہے اور اسی کی مذمت بھی کرتا ہے۔یہ بتا کہ تجھے اس پر الزام لگانے کا حق ہے یا اسے تجھ پر الزام لگانے کا حق ہے۔آخر اس نے کب تجھ سے تیری عقل کو چھین لیا تھا اور کب تجھ کو دھوکہ دیا تھا؟ کیا تیرے آباء واجداد کی کہنگی کی بنا پر گرنے سے دھوکہ دیا ہے یا تمہاری ماؤں کی زیر خاک خواب گاہ سے

دھوکہ دیا ہے؟ کتنے بیمار ہیں جن کی تم نے تیمارداری کی ہے اور اپنے ہاتھوں سے ان کا علاج کیا ہے اور چاہا ہے کہ وہ شفایاب ہو جائیں اور اطباء سے رجوع بھی کیا ہے۔اس صبح کے ہنگام جب نہ کوئی دوا کام آرہی تھی اور نہ رونا دھونا فائدہ پہنچا رہا تھا۔نہ تمہاری ہمدردی کسی کو فائدہ پہنچا سکی اور نہ تمہارا مقصد حاصل ہوسکا اور نہ تم موت کو دفع کر سکے۔ نہج البلاغہ حکمت: ۱۳۰

اسی طرح کے کئی مطالب کتاب ھذا "تصویر دنیا" میں موجود ہیں جس کے پڑھنے کے بعد انسان کو دنیا کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے۔جسے فخر قوم حجۃ الاسلام مولانا عدیل رضا صاحب قبلہ دامت برکاتہ نے بڑی محنت اور سلیقہ کے ساتھ جمع کیا ہے۔

میں مولانا موصوف کی اس کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور دعاء گو ہوں کہ اللہ تعالی آپ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور آپ کا سایہ تا ظہور حجت عج قائم ودائم رہے آمین۔

والسلام

احقر العباد

السید محمد زکی باقری عفی عنہ

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تقریظ

دنیا ایک ایسا لفظ ہے جس کی کئی تصویریں ہیں دنیا کو حاصل کرنا صرف دنیا ہی کیلئے یا دنیا کو صرف آخرت کے لئے یا تو پھر دنیا کو دنیا و آخرت دونوں کے لئے حاصل کرنا ہے؟ یہ ایسے سوالات ہیں جن کو طے کرنے کے لیے انسانوں نے صدیاں گزار دیں مگر پھر بھی نہیں سمجھ پائے۔ الحمدللہ ہم چونکہ اہل بیت سے منسلک رہے ہیں ہمیں سمجھنے میں دیری نہیں لگی کہ دنیا میں رہ کر دنیا و آخرت دونوں کے لئے جدو جہد کرنا چاہیئے۔

اسلام کا نظریہ ہے تم عالیشان گھر بناؤ مگر یہ گھر تمہیں اللہ کے گھر سے دور نہ کر دے، حلال دولت کماؤ مگر یاد ہے رہے کہ اس میں تمہارے علاوہ دوسروں کے بھی حقوق ہیں۔ اگر یہ باتیں سب لوگوں تک پہنچ جائیں تو لوگ اہل بیتؑ کی پیروی کرنے میں دیر نہیں لگائیں گے۔

ہم مون ن و مشکور رہیں حجۃ الاسلام مولانا سید عدیل رضا عابدی حفظہ اللہ کے کہ انہوں نے پیش نظر کتاب ''تصویر دنیا نہج البلاغہ کے آئینے میں'' کو منظر عام پر لا کر امیر سخن کے پیغام کو پہنچانے کی سعی فرمائی ہے۔ اللہ تعالی موصوف کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے۔

محمد علی عابدی خطیب و امام جمعہ علی پور

عرض ناشر!

باسمہ تعالی

الحمدللہ رب العالمین اما بعد۔۔۔

قال رسول اللہ :الدنیا مزرعۃ الآخرۃ

البلاغ آرگنائزیشن علماء علی پور کی ہم فکری ہم آہنگی، باہمی تعاون و یکجہتی اور سرپرست اعلی علی پور حجت الاسلام علامہ زکی باقری صاحب قبلہ کی قیادت اور سرپرستی میں منزل ارتقاء کی جانب گامزن ہے۔ یہ ادارہ اپنی دینی، تعلیمی، ثقافتی اور اجتماعی خدمات میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس کی خدمات خود ہی معرف ہیں اور بقول شاعر ''آنچہ کہ عیان است چہ حاجتی بہ بیان است'' یہ ادارہ گزشتہ تیس سال سے جنوب ہند کے اکثر مقامات میں اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ بالاخص وطن عزیز علی پور میں اس کی خدمات قابل ملاحظہ ہیں۔ ادارے کی انھیں خدمات میں اشاعت کتب دینی بھی شامل ہیں۔ کتاب ھذا ''تصویر دنیا نہج البلاغہ کے آئینہ میں'' امیر المؤمنین حضرت علیؑ کے نورانی کلام کا بہترین انتخاب ہے کہ جسے حجت الاسلام مولانا عدیل رضا صاحب (امام جمعہ۔ تنزانیہ) نے اپنے حسن انتخاب سے منتخب کیا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے۔ اور نہج البلاغہ کے دقیق مطالعہ کے بعد موصوف نے نہج البلاغہ کے (خطبات۔مکتوبات اور کلمات حکمت) میں سے دنیا کے متعلق تمام مطالب کو نہایت خوش اصلوبی کے ساتھ قارئین کی افادیت کے لئے یکجا کیا ہے۔ خدا مولانا موصوف کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ امید ہے کہ یہ کتاب پڑھ کر ہر قاری دنیا کی حقیقت کو پہچان کر اسے آخرت کے حصول کا ذریعہ قرار دے گا، نہ کہ مقصد بنائے گا۔

والسلام

احقر العباد

میر قائم عبّاس عابدی

صدر البلاغ آرگنائزیشن، الہند

انتساب

اُس امام کے نام جس کا کلام تحت کلام خالق اور فوق کلام بشر ہے۔

اس رہبر کے نام جس کا کام، کلام، کتاب اور خاموشی بھی ہر انسان کے لئے مشعل راہ ہے۔

اس ہادی کے نام جس کی راہ پر زندہ رہنے والے کی دنیا سعادت اور مر جانے والے کی دنیا شہادت کا مقام رکھتی ہے۔

اس لیڈر کے نام جس نے اس دنیا سے لیا کچھ نہیں پر دیا تو نہج البلاغہ۔

سید عدیل رضا عابدی

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دنیا میں حق و باطل دونوں ہیں

دنیا میں حق و باطل دونوں ہیں اور دونوں کے اہل بھی ہیں۔ اب اگر باطل زیادہ ہو گیا ہے تو یہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے اور اگر حق کم ہو گیا ہے تو یہ بھی ہوتا رہا ہے اور اس کے خلاف بھی ہوسکتا ہے۔ اگرچہ ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ کوئی شے پیچھے ہٹ جانے کے بعد دوبارہ منظر عام پر آجائے۔

خطبہ (۱۶) ص ۵۵

دنیا مال اور اولاد کی کھیتی ہے

یاد رکھو مال اور اولاد دنیا کی کھیتی ہے اور عمل صالح آخرت کی کھیتی ہے اور کبھی کبھی پروردگار بعض اقوام کے لئے دونوں کو جمع کر دیتا ہے لہٰذا خدا سے اس طرح ڈرو جس طرح اس نے ڈرنے کا حکم دیا ہے اور اس کا خوف اس طرح پیدا کرو کہ پھر معذرت نہ کرنا پڑے۔ عمل کرو۔ تو دکھانے سنانے سے الگ رکھو کہ جو شخص بھی غیر خدا کے واسطے عمل کرتا ہے خدا اسے اسی شخص کے حوالے کر دیتا ہے۔

میں پروردگار سے شہیدوں کی منزل۔ نیک بندوں کی صحبت اور انبیاء کرام کی رفاقت کی دعا کرتا ہوں۔ خطبہ (۲۳) ص ۶۵

دنیا میدان عمل ہے

یہ دنیا پیٹھ پھیر چکی ہے اور اس نے اپنے وداع کا اعلان کر دیا ہے اور آخرت سامنے آرہی ہے اور اس کے آثار نمایاں ہو گئے ہیں۔ یاد رکھو کہ آج میدان عمل ہے اور کل مقابلہ ہوگا جہاں سبقت کرنے والے کا انعام جنت ہوگا اور بدعمل کا انجام جہنم ہوگا۔ کیا اب بھی کوئی ایسا نہیں ہے جو موت سے پہلے خطاؤں سے توبہ کر لے اور سختی کے دن سے پہلے اپنے نفس کے لئے عمل کر لے۔ یاد رکھو کہ تم آج امیدوں کے دنوں میں ہو جس کے پیچھے موت لگی ہوئی ہے تو جس شخص نے امید کے دنوں میں موت آنے سے پہلے عمل کر لیا اسے اس کا عمل یقینا فائدہ پہنچائے گا اور موت کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی آگاہ ہو جاؤ! تم لوگ راحت کے حالات میں اسی طرح عمل کرو جس طرح خوف کے عالم میں کرتے ہو کہ میں نے جنت جیسا کوئی مطلوب نہیں دیکھا ہے جس کے طلب گار سب سو رہے ہیں اور جہنم جیسا کوئی خطرہ نہیں دیکھا جس سے بھاگنے والے سب خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہیں کوچ کا حکم مل چکا ہے اور تمہیں زاد سفر بھی بتایا جا چکا ہے اور تمہارے لئے سب سے بڑا خوفناک خطرہ دو چیزوں کا ہے۔ خواہشات کا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اتباع اور امیدوں کا طولانی ہونا۔ لہٰذا جب تک دنیا میں ہو اس دنیا سے وہ زاد راہ حاصل کرلو جس کے ذریعہ کل اپنے نفس کا تحفظ کرسکو۔

خطبہ (۲۸) ص ۷۵

دنیا میں لوگوں کی قسمیں

۔۔۔۔۔۔لوگ اس زمانہ میں چار طرح کے ہیں :

بعض وہ ہیں جنھیں روئے زمین پر فساد کرنے سے صرف ان کے نفس کی کمزوری اور ان کے اسلحہ کے دھار کی کندی اور ان کے اسباب کی کمی نے روک رکھا ہے۔

بعض وہ ہیں جو تلوار کھینچے ہوئے اپنے شر کا اعلان کر رہے ہیں اور اپنے سوار و پیادہ کو جمع کر رہے ہیں۔ اپنے نفس کو مال دنیا کے حصول اور لشکر کی قیادت یا منبر کی بلندی پر عروج کے لئے وقف کر دیا ہے اور اپنے دین کو برباد کر دیا ہے اور یہ بدترین تجارت ہے کہ تم دنیا کو اپنے نفس کی قیمت بنا دو یا اجر آخرت کا بدل قرار دے دو۔ بعض وہ ہیں جو دنیا کو آخرت کے اعمال کے ذریعہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور آخرت کو دنیا کے ذریعہ نہیں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے نگاہوں کو نیچا بنا لیا ہے۔ قدم ناپ ناپ کر رکھتے ہیں۔ دامن کو سمیٹ لیا ہے اور اپنے نفس کو گویا امانتداری کے لئے آراستہ

کرلیا ہے اور پروردگار کی پردہ داری کو معصیت کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں۔

بعض وہ ہیں جنہیں حصول اقتدار سے نفس کی کمزوری اور اسباب کی نابودی نے دور رکھا ہے اور جب حالات نے سازگاری کا سہارا نہیں دیا تو اس کا نام قناعت رکھ لیا ہے۔

یہ لوگ اہل زہد کا لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں جب کہ نہ ان کی شام زاہدانہ ہے اور نہ صبح۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد کچھ لوگ باقی رہ گئے ہیں جن کی نگاہوں کو بازگشت کی یاد نے جھکا دیا ہے اور ان کے آنسوؤں کو خوف محشر نے جاری کر دیا ہے۔ ان میں بعض آوارہ وطن اور دور افتادہ ہیں اور بعض خوفزدہ اور گوشہ نشین ہیں۔ بعض کی زبانوں پر مہر لگی ہوئی ہے اور بعض اخلاص کے ساتھ محو دعا ہیں اور درد رسیدہ کی طرح رنجیدہ ہیں۔ انہیں خوف حکام نے گمنامی کی منزل تک پہنچا دیا ہے۔

اور بے چارگی نے انہیں گھیر لیا ہے۔ گویا وہ ایک کھارے سمندر کے اندر زندگی گزار رہے ہیں جہاں منہ بند ہیں اور دل زخمی ہیں۔ انہوں نے اس قدر موعظہ کیا ہے کہ تھک گئے ہیں اور وہ اسقدر دبائے گئے ہیں کہ بالآخر

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دب گئے ہیں اور اس قدر مارے گئے ہیں کہ ان کی تعداد بھی کم ہو گئی ہے

لہٰذا اب دنیا کو تمہاری نگاہوں میں کیکر کے چھلکوں اور اون کے ریزوں سے بھی زیادہ پست ہونا چاہیے اور اپنے پہلے والوں سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے قبل اس کے کہ بعد والے تمہارے انجام سے عبرت حاصل کریں۔ اس دنیا کو نظر انداز کردو۔ یہ بہت ذلیل ہے یہ ان کے کام نہیں آئی ہے جو تم سے زیادہ اس سے دل لگانے والے تھے۔ خطبہ (۳۲) ص ۸۱

دنیا ذلت کی جگہ ہے

خوارج کے واقعہ کے بعد لوگوں کو اہل شام سے جہاد کے لئے آمادہ کیا گیا ہے اور انکے حالات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

حیف ہے تمہارے حال پر۔ میں تمہیں ملامت کرتے کرتے تھک گیا کیا تم لوگ واقعا آخرت کے عوض زندگانی دنیا پر راضی ہو گئے ہو اور تم نے ذلت کو عزت کا بدل سمجھ لیا ہے؟ کہ جب میں تمہیں دشمن سے جہاد کی دعوت دیتا ہوں تو تم آنکھیں پھرانے لگتے ہو جیسے موت کی بے ہوشی طاری ہو اور غفلت کے نشہ میں مبتلا ہو۔ (خطبہ ۳۴) ص ۸۵

دنیا کے فرزند نہ بنو

ایہا الناس! میں تمہارے بارے میں سب سے زیادہ دو چیزوں کا خوف رکھتا ہوں۔ اتباع خواہشات اور درازی امید کہ اتباع خواہشات انسان کو راہ حق سے روک دیتا ہے اور طول امل آخرت کو بھلا دیتا ہے۔ یاد رکھو دنیا منہ پھیر کر جا رہی ہے اور اس میں سے کچھ باقی نہیں رہ گیا ہے مگر اتنا جتنا برتن سے چیز کو انڈیل دینے کے بعد تہ میں باقی رہ جاتا ہے اور آخرت اب سامنے آرہی ہے۔ دنیا و آخرت دونوں کی اپنی اولاد ہیں۔ لہٰذا تم آخرت کے فرزندوں میں شامل ہو جاؤ اور خبردار فرزندان دنیا میں شمار نہ ہونا اس لئے کہ عنقریب ہر فرزند کو اس کے ماں کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ آج عمل کی منزل ہے اور کوئی حساب نہیں ہے اور کل حساب ہی حساب ہے اور کوئی عمل کی گنجائش نہیں ہے۔ (خطبہ ۴۲) ص ۹۵

دنیا فنا کا گھر ہے

------ یہ دنیا ایک ایسا گھر ہے جس کے لئے فنا اور اس کے باشندوں کے لئے جلا وطنی مقدر ہے۔ یہ دیکھنے میں شیریں اور سر سبز ہے جو اپنے طلب گار کی طرف تیزی سے بڑھتی ہے اور اس کے دل میں سما جاتی

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہے۔لہٰذا خبردار اس سے کوچ کی تیاری کرو اور بہترین زاد راہ لے کر چلو۔اس دنیا میں ضرورت سے زیادہ کا سوال نہ کرنا اور جتنے سے کام چل جائے اس سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرنا۔ (خطبہ ۴۵) ص ۹۷

دنیا ایک سایہ ہے

آگاہ ہوجاؤ کہ یہ دنیا ایسا گھر ہے جس سے سلامتی کا سامان اسی کے اندر سے کیا جاسکتا ہے اور کوئی ایسی شے وسیلہ نجات نہیں ہوسکتی ہے جو دنیا ہی کے لئے ہو،لوگ اس دنیا کے ذریعہ آزمائے جاتے ہیں جو لوگ دنیا کا سامان دنیا ہی کے لئے حاصل کرتے ہیں وہ اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور پھر حساب بھی دینا ہوتا ہے اور جو لوگ یہاں سے وہاں کے لئے حاصل کرتے ہیں وہ وہاں جا کر پا لیتے ہیں اور اسی میں مقیم ہوجاتے ہیں۔یہ دنیا درحقیقت صاحبان عقل کی نظر میں ایک سایہ جیسی ہے جو دیکھتے دیکھتے سمٹ جاتا ہے اور پھیلتے پھیلتے کم ہوجاتا ہے۔ (خطبہ ۶۳) ص ۱۱۱

دنیا کی شیرینی میں تلخی ہے

آگاہ ہوجاؤ دنیا جا رہی ہے اور اس نے اپنی رخصت کا اعلان کر دیا ہے اور اس کی جانی پہچانی چیزیں بھی اجنبی ہوگئی ہیں۔وہ تیزی سے منہ پھیر رہی

ہے اور اپنے باشندوں کو فنا کی طرف سے جا رہی ہے اور اپنے ہمسایوں کو موت کی طرف ڈھکیل رہی ہے۔اس کی شیرینی تلخ ہو چکی ہے اور اس کی صفائی مکدر ہوچکی ہے۔اب اس میں صرف اتنا ہی پانی باقی رہ گیا ہے جو تہہ میں بچا ہوا ہے اور وہ نپا تلا گھونٹ رہ گیا ہے جسے پیاسا پی بھی لے تو اس کی پیاس نہیں بجھ سکتی ہے۔لہٰذا بندگان خدا اب اس دنیا سے کوچ کرنے کا ارادہ کرلو جس کے رہنے والوں کا مقدر زوال ہے اور خبردار! تم پر خواہشات غالب نہ آنے پائیں اور اس مختصر مدت کو طویل نہ سمجھ لینا۔
(خطبہ ۵۲) ص ۱۰۳

دنیا کے ذریعے آخرت کو خریدلو

بندگان خدا! اللہ سے ڈرو اور اعمال کے ساتھ اجل کی طرف سبقت کرو۔اس دنیا کے فانی مال کے ذریعہ باقی رہنے والی آخرت کو خریدلو اور یہاں سے کوچ کر جاؤ کہ تمہیں تیزی سے لیجایا جا رہا ہے اور موت کے لئے آمادہ ہوجاؤ کہ وہ تمہارے سروں پر منڈلا رہی ہے اس قوم جیسے ہوجاؤ جیسے پکارا گیا تو فورا ہوشیار ہوگئی۔اور اس نے جان لیا کہ دنیا اس کی منزل نہیں ہے تو اسے آخرت سے بدل لیا۔اس لئے کہ پروردگار نے تمہیں بیکار نہیں پیدا کیا اور نہ مہمل چھوڑ دیا ہے اور یاد رکھو کہ تمہارے اور جنت و جہنم کے

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrililbrary.org

درمیان اتنا ہی وقفہ ہے کہ موت نازل ہو جائے اور انجام سامنے آجائے اور وہ مدت حیات جیسے ہر لحظہ کم کر رہا ہو اور ہر ساعت اس کی عمارت کو منہدم کر رہی ہو وہ قصیر المدۃ ہی سمجھنے کالائق ہے اور وہ موت جسے دن ورات ڈھکیل کر آگے لا رہے ہیں اسے بہت جلد آنے والا ہی خیال کرنا چاہیے اور وہ شخص جس کے سامنے کامیابی یا ناکامی اور بدبختی آنے والی ہے اسے بہترین سامان مہیا ہی کرنا چاہیے۔ لہٰذا تم دنیا میں رہ کر دنیا سے زادراہ حاصل کرلو جس سے کل اپنے نفس کا تحفظ کرسکو اس کا راستہ یہ ہے کہ بندہ اپنے پروردگار سے ڈرے۔ اپنے نفس سے اخلاص رکھے، توبہ کو مقدم کرے۔ خواہشات پر غلبہ حاصل کرے اس لئے کہ اس کی اجل اس سے پوشیدہ ہے اور اس کی خواہش اسے مسلسل دھوکہ دینے والی ہے اور شیطان اس کے سر پر سوار ہے جو معصیتوں کو آراستہ کر رہا ہے تاکہ انسان مرتکب ہو جائے اور توبہ کی امیدیں دلاتا ہے تاکہ اس میں تاخیر کرے یہاں تک کہ غفلت اور بے خبری کے عالم میں موت اس پر حملہ آور ہو جاتی ہے۔ ہائے کس قدر حسرت کا مقام ہے کہ انسان کی عمر ہی اس کے خلاف حجت بن جائے اور اس کا روزگار ہی اسے بدبختی تک پہنچا دے۔ پروردگار سے دعا ہے کہ ہمیں اور تمھیں ان لوگوں میں قرار دے جنھیں نعمتیں مغرور نہیں بناتی ہیں اور کوئی مقصد اطاعت خدا میں کوتاہی پر آمادہ نہیں کرتا ہے اور موت کے بعد ان پر ندامت اور رنج و غم کا نزول نہیں ہوتا ہے۔ (خطبہ ۶۴) ص ۱۱۲

دنیا کے حلال میں بھی حساب ہے

میں اس دنیا کے بارے میں کیا کہوں جس کی ابتدا رنج و غم اور انتہا فنا و نیستی ہے۔ اس کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عقاب۔ جو اس میں غنی ہو جائے وہ آزمائشوں میں مبتلا ہو جائے اور جو فقیر ہو جائے وہ رنجیدہ و افسردہ ہو جائے۔ جو اس کی طرف دوڑ لگائے اس کے ہاتھ سے نکل جائے اور جو منہ پھیر کر بیٹھ رہے اس کے پاس حاضر ہو جائے۔ جو اس کو ذریعہ بنا کر آگے دیکھے اسے بینا بنا دے اور جو اس کو منظور نظر بنا لے اسے اندھا بنا دے۔ (خطبہ ۸۲) ص ۱۳۱

دنیا انسان کو موت کے سوا کچھ نہیں دیتی

یاد رکھو اس دنیا کا سرچشمہ گندہ اور اس کا گھاٹ گل آلود ہے۔ اس کا منظر خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اندر کے حالات انتہائی درجہ خطرناک ہیں۔ یہ دنیا ایک مٹ جانے والا دھوکہ ہے ایک بجھ جانے والی روشنی۔ ایک ڈھل جانے والا سایہ اور ایک گر جانے والا سہارا ہے۔ جب اس سے نفرت کرنے والا مانوس ہو جاتا ہے اور اسے برا سمجھنے والا مطمئن ہو جاتا ہے تو یہ اچانک اپنے پیروں کو ٹپکنے لگتی ہے اور عاشق کو اپنے جال میں

Presented by: https://jafrililbrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

گرفتار کرلیتی ہے اور پھر اپنے تیروں کا نشانہ بنالیتی ہے۔انسان کی گردن میں موت کا پھندا ڈال دیتی ہے اور اسے کھینچ کر تنگی مرقد اور وحشت منزل کی طرف لے جاتی ہے جہاں وہ اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے اور اپنے اعمال کا معاوضہ حاصل کرلیتا ہے اور یوں ہی یہ سلسلہ نسلوں میں چلتا رہتا ہے کہ اولاد بزرگوں کی جگہ پر آجاتی ہے۔نہ موت چیرہ دستیوں سے باز آتی ہے اور نہ آنے والے افراد گناہوں سے باز آتے ہیں۔پرانے لوگوں کے نقش قدم پر چلتے رہتے ہیں اور تیزی کے ساتھ اپنی آخری منزل انتہاء وفنا کی طرف بڑھتے رہتے ہیں۔

---------------نزع کے ہنگام ان کی روحیں قبض کرلی جائیں گی اور انہیں قبروں کے اندر چھپا دیا جائے گا۔یہ خاک کے اندر مل جائیں گے اور پھر الگ الگ اٹھائے جائیں گے۔انہیں اعمال کے مطابق بدلہ دیا جائے گا اور حساب کی منزل میں الگ الگ کردیا جائے گا۔انہیں دنیا میں عذاب سے نکلنے کا راستہ تلاش کرنے کے لئے مہلت دی جاچکی ہے اور انہیں روشن راستہ کی ہدایت کی جاچکی ہے۔انہیں مرضی خدا کے حصول کا موقع بھی دیا جاچکا ہے اور ان کی نگاہوں سے شک کے پردے بھی اٹھائے جاچکے ہیں۔انہیں میدان عمل میں آزاد بھی چھوڑا جاچکا ہے تاکہ آخرت کی

دوڑ کی تیاری کرلیں اور سوچ سمجھ کر منزل کی تلاش کرلیں اور اتنی مہلت پالیں جتنی فوائد کے حاصل کرنے اور آئندہ منزل کا سامان مہیا کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہے۔(خطبہ ۸۳) ص ۱۳۷

دنیا مقام عبرت ہے

بندگان خدا! میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ اس دنیا کو چھوڑ دو جو تمھیں بہر حال چھوڑنے والی ہ چاہے تم اس کی جدائی کو پسند نہ کرو۔وہ تمہارے جسم کو بہر حال بوسیدہ کردے گی تم لاکھ اس کی تازگی کی خواہش کرو۔تمہاری اور اس کی مثال ان مسافروں جیسی ہے جو کسی راستہ پر چلے اور گویا کہ منزل تک پہنچ گئے کسی نشان راہ کا ارادہ کیا اور گویا کہ اسے حاصل کرلیا اور کتنا تھوڑا وقفہ ہوتا ہے اس گھوڑا دوڑانے والے کے لئے جو دوڑاتے ہی مقصد تک پہنچ جائے۔اس شخص کی بقا ہی کیا ہے جس کا ایک دن مقرر ہو جس سے آگے نہ بڑھ سکے اور پھر موت تیز رفتاری سے اسے ہنکا کرلے جارہی ہو یہاں تک کہ بدل ناخواستہ دنیا کو چھوڑ دے۔خبردار دنیا کی عزت اور اس کی سربلندی میں مقابلہ نہ کرنا۔اور اس کی زینت ونعمت کو پسند نہ کرنا اور اس کی دشواری اور پریشانی سے رنجیدہ نہ ہونا کہ اس کی عزت وسربلندی ختم ہوجانے والی ہے اور اس کی زینت ونعمت کو زوال آجانے والا ہے اور اس کی تنگی اور

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سختی بہرحال ختم ہوجانے والی ہے۔ یہاں ہر مدت کی ایک انتہا ہے اور ہر زندہ کے لئے فنا ہے۔ کیا تمہارے لئے گزشتہ لوگوں کے آثار میں سامان تنبیہ نہیں ہے؟ اور کیا آباء واجداد کی داستانوں میں بصیرت وعبرت نہیں ہے؟ اگر تمہارے پاس عقل ہے۔ کیا تم نے یہ نہیں دیکھا ہے کہ جانے والے پلٹ کر نہیں آتے ہیں اور بعد میں آنے والے رہ نہیں جاتے ہیں؟ کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ اہل دنیا مختلف حالات میں صبح و شام کرتے ہیں۔ کوئی مردہ ہے جس پر گریہ ہو رہا ہے اور کوئی زندہ ہے تو اسے پرسہ دیا جا رہا ہے۔ ایک بستر پر پڑا ہوا ہے تو ایک اس کی عیادت کر رہا ہے اور ایک اپنی جان سے جا رہا ہے۔ کوئی دنیا تلاش کر رہا ہے تو موت اسے تلاش کر رہی ہے اور کوئی غفلت میں پڑا ہوا ہے تو زمانہ اس سے غافل نہیں ہے اور اس طرح جانے والوں کے نقش قدم پر رہ جانے والے چلے جا رہے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ ابھی موقع ہے اسے یاد کرو جو لذتوں کو فنا کر دینے والی۔ خواہشات کو مکدر کر دینے والی اور امیدوں کو قطع کر دینے والی ہے۔ ایسے اوقات میں جب برے اعمال کا ارتکاب کر رہے ہو اور اللہ سے مدد مانگو کہ اس کے واجب حق کو ادا کردو اور ان نعمتوں کا شکریہ ادا کر سکو جن کا شمار کرنا ناممکن ہے۔ خطبہ (۹۹) ص ۱۹۳

دنیا کو زہد کی نظر سے دیکھو

ایہا الناس! دنیا کی طرف اس طرح دیکھو جیسے وہ لوگ دیکھتے ہیں جو زہد رکھنے والے اور اس سے نظر بچانے والے ہوتے ہیں کہ عنقریب یہ اپنے ساکنوں کو ہٹا دے گی اور اپنے خوشحالوں کو رنجیدہ کر دے گی۔ اس میں جو چیز منہ پھیر کر جا چکی وہ پلٹ کر آنے وال نہیں ہے اور جو آنے والی ہے اس کا حال نہیں معلوم ہے کہ اس کا انتظار کیا جائے۔ اس کی خوشی رنج سے مخلوط ہے اور اس میں مردوں کی مضبوطی ضعف و ناتوانی کی طرف مائل ہے۔ خبردار اس کی دل لبھانے والی چیزیں تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دیں کہ اس میں سے ساتھ جانے والی چیزیں بہت کم ہیں۔

خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جس نے غور وفکر کیا تو عبرت حاصل کی اور عبرت حاصل کی تو بصیرت پیدا کر لی کہ دنیا کی ہر موجود شے عنقریب ایسی ہو جائے گی جیسے تھی ہی نہیں اور آخرت کی چیزیں اس طرح ہو جائیں گی جیسے ابھی موجود ہیں۔ ہر گنتی میں آنے والا کم ہونے والا ہے اور ہر وہ شے جس کی امید ہو وہ عنقریب آنے والی ہے اور جو آنے والی ہے وہ گویا کہ قریب اور بالکل قریب ہے۔ خطبہ (۱۰۳) ص ۱۹۹

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دنیا انتقام لینے والی ہے

(بنوامیہ)

یہ دنیا تمہارے لئے اسی وقت اپنی لذتوں سمیت خوشگوار بنی ہے اور تم اس کے فوائد حاصل کرنے کے قابل بنے ہو جب تم نے دیکھ لیا کہ اس کی مہار جھول رہی ہے اور اس کا تنگ ڈھیلا ہو گیا ہے اس کا حرام ایک قوم کے نزدیک بغیر کانٹے والی بیر کی طرح مزہ دار ہو گیا ہے اور اس کا حلال بہت دور تک ناپید ہو گیا ہے اور خدا کی قسم تم اس دنیا کو ایک مدت تک پھیلے ہوئے سایہ کی طرح دیکھو گے کہ زمین ہر ٹوکنے والے سے خالی ہو گئی ہے اور تمہارے ہاتھ کھل گئے ہیں اور قائدین کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں تمہاری تلواریں ان کے سروں پر لٹک رہی ہیں اور ان کی تلواریں نیام میں ہیں لیکن یاد رکھو کہ ہر خون کا ایک انتقام لینے والا اور ہر حق کا ایک طلب گار ہوتا ہے اور ہمارے خون کا منتقم گویا خود اپنے حق میں فیصلہ کرنے والا ہے اور وہ، وہ پروردگار ہے جسے کوئی مطلوب عاجز نہیں کرسکتا ہے اور جس سے کوئی فرار کرنے والا بھاگ نہیں سکتا ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اے بنی امیہ کہ عنقریب تم اس دنیا کو اغیار کے ہاتھوں اور دشمنوں کے دیار میں

دیکھو گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ بہترین نظر وہ ہے جو خیر میں ڈوب جائے اور بہترین کان وہ ہیں جو نصیحت کو سن لیں اور قبول کرلیں۔ خطبہ(۱۰۵) ص ۲۰۳

دنیا گھوڑ دوڑ کا میدان ہے

موت ایک مقصد ہے جس کے لئے دنیا گھوڑ دوڑ کا میدان ہے اور قیامت اس کے اجتماع کی منزل ہے اور پھر جنت اس مقابلہ کا انعام ہے۔
خطبہ(۱۰۶) ص ۲۰۷

دنیا رسول اکرمؐ کی نگاہ میں

آپ نے اس دنیا کو ہمیشہ صغیر و حقیر اور ذلیل و پست تصور کیا ہے اور یہ سمجھا ہے کہ پروردگار نے اس دنیا کو آپ سے الگ رکھا ہے اور دوسروں کے لئے فرش کردیا ہے تو یہ آپ کی عزت اور دنیا کی حقارت ہی کی بنیاد پر ہے لہٰذا آپ نے اس سے دل سے کنارہ کشی اختیار کی اور اس کی یاد کو دل سے بالکل نکال دیا اور یہ چاہا کہ اس کی زینتیں نگاہوں سے اوجھل رہیں تا کہ نہ عمدہ لباس زیب تن فرمائیں اور نہ کسی خاص مقام کی امید کریں۔ آپ نے پروردگار کے پیغام کو پہنچانے میں سارے عذر تمام کردیئے اور امت کو عذاب الٰہی سے ڈراتے ہوئے نصیحت فرمائی جنت کی بشارت سنا کر اس کی طرف دعوت دی اور جہنم سے بچنے کی تلقین کر کے یاس کا خوف پیدا کرایا۔ خطبہ(۱۰۹) ص ۲۱۷

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دنیا خواہشات میں گھری ہوئی ہے

اما بعد! میں تم لوگوں کو دنیا سے ہوشیار کر رہا ہوں کہ یہ شیریں اور شاداب ہے لیکن خواہشات میں گھری ہوئی ہے۔ اپنی جلد مل جانے والی نعمتوں کی بنا پر محبوب بن جاتی ہے اور تھوڑی سی زینت سے خوبصورت بن جاتی ہے۔ یہ امیدوں سے آراستہ ہے اور دھوکہ سے مزین ہے۔ نہ اس کی خوشی دائمی ہے اور نہ اس کی مصیبت سے کوئی محفوظ رہنے والا ہے۔

یہ دھوکہ باز، نقصان رساں، بدل جانے والی، فنا ہوجانے والی، زوال پذیر اور ہلاک ہوجانے والی ہے۔ یہ لوگوں کو کھا بھی جاتی ہے اور مٹا بھی دیتی ہے۔ جب اپنی طرف رغبت رکھنے والوں اور اپنے سے خوش ہوجانے والوں کی خواہشات کی انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو بالکل پروردگار کے اس ارشاد کے مطابق ہوجاتی ہے۔ ”جیسے آسمان سے پانی نازل ہوکر زمین کے نباتات میں شامل ہوجائے اور پھر اس کے بعد وہ سبزہ سوکھ کر ایسا تنکا ہوجائے جسے ہوائیں اڑا لے جائیں اور خدا ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے“ اس دنیا میں کوئی شخص خوش نہیں ہوتا ہے مگر یہ کہ اسے بعد میں آنسو بہانا پڑے اور کوئی اس کی خوشی کو آتے نہیں دیکھتا ہے مگر یہ کہ وہ مصیبت میں ڈال کر پیٹھ دکھلا

دیتی ہے اور کہیں راحت و آرام کی ہلکی بارش نہیں ہوتی ہے مگر یہ کہ بلاؤں کا دوگڑا گرنے لگتا ہے۔ اس کی شان ہی یہ ہے کہ اگر صبح کو کسی طرف سے بدلہ لینے کے لئے آتی ہے تو شام ہوتے ہوتے انجان بن جاتی ہے اور اگر ایک طرف سے شیریں اور خوش گوار نظر آتی ہے تو دوسرے رخ سے تلخ اور بلاخیز ہوتی ہے۔ کوئی انسان اس کی تازگی سے اپنی خواہش پوری نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ اس کے پے درپے مصائب کی بنا پر رنج وتعب کا شکار ہوجاتا ہے

اور کوئی شخص شام کو امن وامان کے پروں پر نہیں رہتا ہے مگر یہ کہ صبح ہوتے ہوتے خوف کے بال و پر پر لاد دیا جاتا ہے۔ یہ دنیا دھوکہ باز ہے اور اس کے اندر جو کچھ ہے سب دھوکہ ہے۔ یہ فانی ہے اور اس میں جو کچھ ہے سب فنا ہونے والا ہے۔ اس کے کسی زاد راہ میں کوئی خیر نہیں ہے سوائے تقویٰ کے۔ اس میں سے جو کم حاصل کرتا ہے اسی کو راحت زیادہ نصیب ہوتی ہے اور جو زیادہ کے چکر میں پڑ جاتا ہے اس کے مہلکات بھی زیادہ ہوجاتے ہیں اور یہ بہت جلد اس سے الگ ہوجاتی ہے۔ کتنے اس پر اعتبار کرنے والے ہیں جنہیں اچانک مصیبتوں میں ڈال دیا گیا اور کتنے اس پر اطمینان کرنے والے ہیں جنہیں ہلاک کر دیا گیا اور کتنے صاحبان حیثیت تھے جنہیں ذلیل بنا دیا گیا اور کتنے اکڑنے والے تھے جنہیں حقارت

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کے ساتھ پلٹا دیا گیا۔اس کی بادشاہی پلٹا کھانے والی۔اس کا عیش مکدر۔اس کا شیریں شور۔اس کا میٹھا کڑوا۔اس کی غذا زہرآلود اوراس کے اسباب سب بوسیدہ ہیں۔اس کا زندہ معرض ہلاکت میں ہے اوراس کا صحت مند بیماریوں کی زد پر ہے ۔اس کا ملک چھننے والا ہے اور اس کا صاحب عزت مغلوب ہونے والا ہے۔اس کا مالدار بدبختیوں کا شکار ہونے والا ہے اوراس کا ہمسایہ لٹنے والا ہے۔کیا تم انہیں کے گھروں میں نہیں ہو، جوتم سے پہلے طویل عمر، پائیدار آثار اور دوررس امیدوں والے تھے۔بے پناہ سامان مہیا کیا، بڑے بڑے لشکر تیار کئے اور جی بھر کر دنیا کی پرستش کی اور اسے ہر چیز پر مقدم رکھا لیکن اس کے بعد یوں روانہ ہو گئے کہ نہ منزل تک پہنچانے والا زادراہ ساتھ تھا اور نہ راستہ طے کرانے والی سواری۔کیا تم تک کوئی خبر پہنچی ہے کہ اس دنیا نے ان کو بچانے کے لئے کوئی فدیہ پیش کیا ہو یا ان کی کوئی مدد کی ہو یا ان کے ساتھ اچھا وقت گزارا ہو؟ ہرگز نہیں بلکہ انہیں مصیبتوں میں گرفتار کر دیا اور آفتوں سے عاجز و بے بس بنا دیا۔پے درپے زحمتوں نے انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور ان کی ناک رگڑ دی اور انہیں اپنے سموں سے روند ڈالا اور پھر حوادث روزگار کو بھی سہارا دے دیا اور تم نے دیکھ لیا کہ یہ اپنے اطاعت گزاروں، چاہنے والوں اور چپکنے والوں کے لئے

بھی ایسی انجان بن گئی کہ جب انہوں نے یہاں سے ہمیشہ کے لئے کوچ کیا تو انہیں سوائے بھوک کے کوئی زادراہ اور سوائے تنگی لحد کے کوئی مکان نہیں دیا۔ظلمت ہی ان کی روشنی قرار پائی اور ندامت ہی ان کا انجام ٹھہرا۔تو کیا تم اسی دنیا کو اختیار کر رہے ہو اور اسی پر بھروسہ کر رہے ہو اور اسی کی لالچ میں مبتلا ہو۔یہ اپنے سے بدظنی نہ رکھنے والوں اور احتیاط نہ کرنے والوں کے لئے بدترین مکان ہے۔لہٰذا یاد رکھو اور تمہیں معلوم بھی ہے کہ تم اسے چھوڑنے والے ہو اور اس سے کوچ کرنے والے ہو۔ان لوگوں سے نصیحت حاصل کرو جنہوں نے یہ دعویٰ کیا تھا ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے ؟

اور پھر وہ بھی اپنی قبروں کی طرف اس طرح پہنچائے گئے کہ انہیں سواری بھی نصیب نہیں ہوئی اور قبروں میں اس طرح اتار دیا گیا کہ انہیں مہمان بھی نہیں کیا گیا پتھروں سے ان کی قبریں چن دی گئیں اور مٹی سے انہیں کفن دے دیا گیا۔سڑی گلی ہڈیاں ان کی ہمسایہ بن گئیں اور اب یہ سب ایسے ہمسایہ ہیں کہ کسی پکارنے والے کی آواز پر لبیک نہیں کہتے ہیں اور نہ کسی زیادتی کو روک سکتے ہیں اور نہ کسی رونے والے کی پرواہ کرتے ہیں۔اگر ان پر موسلا دھار بارش ہو تو انہیں خوشی نہیں ہوتی ہے اور اگر قحط پڑ جائے تو مایوسی کا شکار نہیں ہوتے ہیں۔یہ سب ایک مقام پر جمع ہیں مگر اکیلے ہیں اور

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہمسایہ ہیں مگر دور دور ہیں۔ایسے ایک دوسرے سے قریب کہ ملاقات تک نہیں کرتے ہیں اور ایسے نزدیک کہ ملتے بھی نہیں ہیں۔اب ایسے برباد ہوگئے ہیں کہ سارا کینہ ختم ہوگیا ہے اور ایسے بے خبر ہیں کہ سارا بغض وعناد مٹ گیا ہے۔نہ ان سے کسی ضرر کا اندیشہ ہے اور نہ کسی دفاع کی امید ہے زمین کے ظاہر کے بجائے باطن کو اور وسعت کے بجائے تنگی کو اور ساتھیوں کے بدلے غربت کو اور نور کے بدلے ظلمت کو اختیار کرلیا ہے۔اس کی گود میں ویسے ہی آگئے ہیں جیسے پہلے الگ ہوئے تھے پابرہنہ اور ننگے۔اپنے اعمال سمیت دائمی زندگی اور ابدی مکان کی طرف کوچ کر گئے ہیں جیسا کہ مالک کائنات نے فرمایا ہے

جس طرح ہم نے پہلے بنایا تھا ویسے ہی واپس لے آئیں گے یہ ہمارا وعدہ ہے اور ہم اسے بہرحال انجام دینے والے ہیں"۔خطبہ (۱۱۱) ص ۲۱۹

دنیا میں خیر بہت کم ہے

میں تمہیں اس دنیا سے ہوشیار کررہا ہوں کہ یہ کوچ کی جگہ ہے۔آب و دانہ کی منزل نہیں ہے۔یہ اپنے دھوکہ ہی سے آراستہ ہوگئی ہے اور اپنی آرائش ہی سے دھوکہ دیتی ہے۔اس کا گھر پروردگار کی نگاہ میں بالکل بے

ارزش ہے اسی لئے اس نے اس کے حلال کے ساتھ حرام خیر کے ساتھ شر، زندگی کے ساتھ موت اور شیریں کے ساتھ تلخ کو رکھ دیا ہے۔

اور نہ اس نے اپنے اولیاء کے لئے مخصوص کیا ہے اور نہ اپنے دشمنوں کو اس سے محروم رکھا ہے۔اس کا خیر بہت کم ہے اور اس کا شر ہر وقت حاضر ہے۔اس کا جمع کیا ہوا ختم ہوجانے والا ہے اور اس کا ملک چھن جانے والا ہے اور اس کے آباد کو ایک دن خراب ہوجانا ہے۔بھلا اس گھر میں کیا خوبی ہے جو کمزور عمارت کی طرح گر جائے اور اس عمر میں کیا بھلائی ہے جو زادراہ کی طرح ختم ہوجائے اور اس زندگی میں کیا حسن ہے جو چلتے پھرتے تمام ہوجائے۔

دیکھو اپنے مطلوبہ امور میں فرائض الٰہیہ کو بھی شامل کرلو اور اسی کے حق کے ادا کرنے کی توفیق کا مطالبہ کرو۔اپنے کانوں کو موت کی آواز سنا دو قبل اس کے کہ تمہیں بلا لیا جائے۔دنیا میں زاہدوں کی شان یہی ہوتی ہے کہ وہ خوش بھی ہوتے ہیں تو ان کا دل روتا رہتا ہے۔اور وہ ہنستے بھی ہیں تو ان کا رنج و اندوہ شدید ہوتا ہے۔وہ خود اپنے نفس سے بیزار رہتے ہیں چاہے لوگ ان کے رزق سے غبطہ ہی کیوں نہ کریں۔افسوس تمہارے دلوں سے موت کی یاد نکل گئی ہے اور جھوٹی امیدوں نے ان پر قبضہ کرلیا ہے۔اب دنیا کا اختیار

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تمہارے اوپر آخرت سے زیادہ ہے اور وہ عاقبت سے زیادہ تمہیں کھینچ رہی ہے۔تم دین خدا کے اعتبار سے بھائی بھائی تھے۔لیکن تمہیں باطن کی خباثت اور ضمیر کی خرابی نے الگ الگ کر دیا ہے کہ اب نہ کسی کا بوجھ بٹاتے ہو۔نہ نصیحت کرتے ہو۔نہ ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہو اور نہ ایک دوسرے سے واقعاً محبت کرتے ہو۔آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ معمولی سی دنیا کو پا کر خوش ہو جاتے ہو اور مکمل آخرت سے محروم ہو کر رنجیدہ نہیں ہوتے ہو۔تھوڑی سی دنیا ہاتھ سے نکل جائے تو پریشان ہو جاتے ہو اور اس کا اثر تمہارے چہروں سے ظاہر ہو جاتا ہے اور اس کی علیحدگی پر صبر نہیں کر پاتے ہو جیسے وہی تمہاری منزل ہے اور جیسے اس کا سرمایہ واقعی باقی رہنے والا ہے۔تمہاری حالت یہ ہے کہ کوئی شخص بھی دوسرے کے عیب کے اظہار سے باز نہیں آتا ہے مگر صرف اس خوف سے کہ وہ بھی اسی طرح پیش آئے گا۔تم سبنے آخرت کو نظر انداز کرنے اور دنیا کی محبت پر اتحاد کر لیا ہے اور ہر ایک کا دین زبان کی چٹنی بن کر رہ گیا ہے۔ایسا لگتا ہے کہ جیسے سب نے اپنا عمل مکمل کر لیا ہے اور اپنے مالک کو واقعاً خوش کر لیا ہے۔

خطبہ(۱۱۳) ص ۲۲۵

دنیا مایوسیوں کا گھر

پھر یہ دنیا تو بہر حال فنا اور تکلیف، تغیر اور عبرت کا مقام ہے۔فنا ہی کا نتیجہ ہے کہ زمانہ ہر وقت اپنی کمان چڑھائے رہتا ہے کہ اس کے تیر خطا نہیں کرتے ہیں اور اس کے زخموں کا علاج نہیں ہو پاتا ہے۔وہ زندہ کو موت سے، صحت مند کو بیماری سے اور نجات پانے والے کو ہلاکت سے مار دیتا ہے۔اس کا کھانے والا سیر نہیں ہوتا ہے اور پینے والا سیراب نہیں ہوتا ہے۔اور اس کے رنج و تعب کا اثر یہ ہے کہ انسان اپنے کھانے کا سامان فراہم کرتا ہے، رہنے کے لئے مکان بناتا ہے اور اس کے بعد اچانک خدا کی بارگاہ کی طرف چل دیتا ہے۔نہ مال ساتھ لے جاتا ہے اور نہ مکان منتقل ہو پاتا ہے۔

اس کے تغیرات کا حال یہ ہے کہ جسے قابل رحم دیکھا تھا وہ قابل رشک ہو جاتا ہے اور جسے قابل رشک دیکھا تھا وہ قابل رحم ہو جاتا ہے۔گویا ایک نعمت ہے جو زائل ہو گئی اور ایک بلاء ہے جو نازل ہو گئی۔اس کی عبرتوں کی مثال یہ ہے کہ انسان اپنی امیدوں تک پہنچنے والا ہی ہوتا ہے کہ موت اس کے سلسلہ کو قطع کر دیتی ہے اور نہ کوئی امید حاصل ہوتی ہے اور نہ امید

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

کرنے والا ہی چھوڑا جاتا ہے۔اے سبحان اللہ! اس دنیا کی خوشی بھی کیا دھوکہ ہے اور اس کی سیرابی بھی کیسی تشنہ کامی ہے اور اس کے سایہ میں بھی کس قدر دھوپ ہے۔ نہ یہاں آنے والی موت کو واپس کیا جاسکتا ہے اور نہ کسی جانے والے کو پلٹایا جاسکتا ہے۔ سبحان اللہ زندہ مردہ سے کس قدر جلدی ملحق ہو کر قریب تر ہو جاتا ہے اور مردہ زندہ سے رشتہ توڑ کر کس قدر دور ہو جاتا ہے۔(یاد رکھو) شر سے بدتر کوئی شے اس کے عذاب کے علاوہ نہیں ہے اور خیر سے بہتر کوئی شے اس کے ثواب کے سوا نہیں ہے۔دنیا میں ہر شئے کا سننا اس کے دیکھنے سے عظیم تر ہوتا ہے اور آخرت میں ہر شے کا دیکھنا اس کے سننے سے بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے لہٰذا تمہارے لئے دیکھنے کے بجائے سننا اور غیب کے مشاہدہ کے بجائے خبر ہی کو کافی ہو جانا چاہئے۔ یاد رکھو کہ دنیا میں کسی شئے کا کم ہونا اور آخرت میں زیادہ ہونا اس سے بہتر ہے کہ دنیا میں زیادہ ہو اور آخرت میں کم ہو جائے کہ کتنے ہی کمی والے فائدہ میں رہتے ہیں اور کتنے ہی زیادتی والے گھاٹے میں رہ جاتے ہیں۔ بیشک جن چیزوں کا تمھیں حکم دیا گیا ہے ان میں زیادہ وسعت ہے بہ نسبت ان چیزوں کے جن سے روکا گیا ہے اور جنہیں حلال کیا گیا ہے وہ ان سے کہیں زیادہ ہیں جنہیں حرام قرار دیا گیا ہے لہٰذا قلیل کو کثیر کے لئے اور تنگی کو وسعت کی

خاطر چھوڑ دو۔ پروردگار نے تمہارے رزق کی ذمہ داری لی ہے۔اور عمل کرنے کا حکم دیا ہے لہٰذا ایسا نہ ہو کہ جس کی ضمانت لی گئی ہے اس کی طلب اس سے زیادہ ہو جائے جس کو فرض کیا گیا ہے۔خدا گواہ ہے کہ تمہارے حالات کو دیکھ کر یہ شبہ ہونے لگتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ شائد جس کی ضمانت لی گئی ہے وہی تم پر واجب کیا گیا ہے۔ اور جس کا حکم دیا گیا ہے اسی کو ساقط کر دیا گیا ہے۔خدا را عمل کی طرف سبقت کرو اور موت کے اچانک وارد ہو جانے سے ڈرو اس لئے کہ موت کے واپس ہونے کی وہ امید نہیں ہے جس قدر رزق کے پلٹ کر آجانے کی ہے۔ جو رزق آج ہاتھ سے نکل گیا ہے اس کے کل اضافہ کا امکان ہے لیکن جو عمر آج نکل گئی ہے اس کے کل واپس آنے کا بھی امکان نہیں ہے۔ امید آنے والے کی ہو سکتی ہے جانے والے کی نہیں اس سے تو مایوسی ہی ہو سکتی ہے'' اللہ سے اس طرح ڈرو جو ڈرنے کا حق ہے اور خبردار اس وقت تک دنیا سے نہ جانا جب تک واقعی مسلمان نہ ہو جاؤ''۔ خطبہ (۱۱۴) ص ۲۲۸

امام علیؑ اور دنیا

میں دنیا کو منہ کے بھل اوندھا کر دینے والا اور اس کی صحیح اوقات کا جاننے

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

والا اور اس کی حالت کو اس کے شایان شان نگاہ سے دیکھنے والا ہوں۔

خطبہ (۱۲۸) ص ۲۴۹

دنیا مہمان سرا ہے

اللہ کے بندو! تم اور جو کچھ اس دنیا سے توقع رکھتے ہو سب ایک مقررہ مدت کے مہمان ہیں اور ایسے قرضدار ہیں جن سے قرضہ کا مطالبہ ہو رہا ہو۔ عمریں گھٹ رہی ہیں اور اعمال محفوظ کئے جا رہے ہیں۔ کتنے دوڑ دھوپ کرنے والے ہیں جن کی محنت برباد ہو رہی ہے اور کتنے کوشش کرنے والے ہیں جو مسلسل گھاٹے کا شکار ہیں تم ایسے زمانے میں زندگی گزار رہے ہو جس میں نیکی مسلسل منہ پھیر کر جا رہی ہے اور برائی برابر سامنے آ رہی ہے۔ خطبہ (۱۲۹) ص ۲۵۱

حضرت ابوذرؓ اور دنیا

ابوذرؓ تمہارا غیظ و غضب اللہ کے لئے ہے لہٰذا اس سے امید وابستہ رکھو جس کے لئے یہ غیظ و غضب اختیار کیا ہے۔ قوم کو تم سے اپنی دنیا کے بارے میں خطرہ تھا اور تمہیں ان سے اپنے دین کے بارے میں خوف تھا لہٰذا جس کا انہیں خطرہ تھا وہ ان کے لئے چھوڑ دو اور جس کے لئے تمہیں خوف تھا اسے بچا کر نکل جاؤ۔ یہ لوگ بہرحال اس کے محتاج ہیں جس کو تم نے ان سے

روکا ہے اور تم اس سے بہرحال بے نیاز ہو جس سے ان لوگوں نے تمہیں محروم کیا ہے عنقریب یہ معلوم ہو جائے گا کہ فائدہ میں کون رہا اور کس سے حسد کرنے والے زیادہ ہیں۔ خطبہ (۱۲۹) ص ۲۵۳

دنیا گزرگاہ ہے

یہ دنیا تمہارے قیام کی جگہ نہیں ہے۔ یہ فقط ایک گزرگاہ ہے کہ یہاں سے ہمیشگی کے مکان کے لئے سامان فراہم کرلو لہٰذا جلدی تیاری کرو اور سواریوں کو کوچ کے لئے اپنے سے قریب تر کرلو۔ خطبہ (۱۳۲) ص ۲۵۵

دنیا اندھے کی بصارت کی آخری منزل ہے

یہ دنیا اندھے کی بصارت کی آخری منزل ہے جو اس کے ماوراء کچھ نہیں دیکھتا ہے جب کہ صاحب بصیرت کی نگاہ اس پار نکل جاتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ منزل اس کے ماورا ہے۔ صاحب بصیرت اس سے کوچ کرنے والا ہے اور اندھا اس کی طرف کوچ کرنے والا ہے۔ بصیر اس سے زاد راہ فراہم کرنے والا ہے اور اندھا اس کے لئے زاد راہ اکٹھا کرنے والا ہے۔

خطبہ (۱۳۴) ص ۲۵۷

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دنیا موت کے ہدف میں ہے

لوگو! تم اس دنیا میں زندگی گذار رہے ہو جہاں موت کے تیروں کے مستقل ہدف ہو۔ یہاں ہر گھونٹ کے ساتھ اچھو ہے اور ہر لقمہ کے ساتھ گلے کا پھندہ۔ یہاں کوئی نعمت اس وقت تک نہیں ملتی ہے جب تک دوسری ہاتھ سے نکل نہ جائے اور یہاں کی زندگی میں ایک دن کا بھی اضافہ نہیں ہوتا ہے جب تک ایک دن کم نہ ہو جائے یہاں کے کھانے میں زیادتی بھی پہلے رزق کے خاتمہ کے بعد ہاتھ آتی ہے اور کوئی اثر بھی پہلے نشان کے مٹ جانے کے بعد ہی زندہ ہوتا ہے۔ ہر جدید کے لئے ایک جدید کو قدیم بننا پڑتا ہے اور ہر گھاس کے اگنے کے لئے ایک کھیت کو کاٹنا پڑتا ہے۔ پرانے بزرگ جو ہماری اصل تھے گزر گئے اب ہم ان کی شاخیں ہیں اور کھلی ہوئی بات ہے کہ اصل کے چلے جانے کے بعد فرع کی بقا ہی کیا ہوتی ہے۔ خطبہ (۱۴۵) ص ۲۶۹

دنیا کو حقیر سمجھو

اسی طرح انسان جب کسی بندہ سے خوف زدہ ہوتا ہے تو اسے وہ سارے حقوق دے دیتا ہے جو پروردگار کو بھی نہیں دیتا ہے۔ گویا بندوں کے خوف

کو نقد تصور کرتا ہے اور خوف خدا کو صرف وعدہ اور ٹالنے کی چیز بنا رکھا ہے۔ یہی حال اس شخص کا بھی ہے جس کی نظر میں دنیا عظیم ہوتی ہے اور اس کے دل میں اس کی جگہ بڑی ہوتی ہے تو وہ دنیا کو آخرت پر مقدم کر دیتا ہے۔ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اپنے کو اس کا بندہ بنا دیتا ہے۔
خطبہ (۱۶۰) ص ۲۹۹

انبیاء کرامؑ اور دنیا

یقیناً رسول اکرم (ص) کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے اور دنیا کی ذلت اور اس کے عیوب کے لئے بہترین رہنما ہے کہ اس میں ذلت و رسوائی کے مقامات بکثرت پائے جاتے ہیں۔ دیکھو اس دنیا کے اطراف حضور سے سمیٹ لئے گئے اور غیروں کے لئے ہموار کر دیئے گئے۔ آپ کو اس کے منافع سے الگ رکھا گیا اور اس کی آرائشوں سے کنارہ کش کر دیا گیا۔ اور اگر آپکے علاوہ دوسری مثال چاہتے ہو تو وہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی مثال ہے جنہوں نے خدا کی بارگاہ میں گزارش کی کہ، پروردگار میں تیری طرف نازل ہونے والے خیر کا محتاج ہوں۔

لیکن خدا گواہ ہے کہ انہوں نے ایک لقمہ نان کے علاوہ کوئی سوال نہیں کیا۔ وہ زمین کی سبزی کھا لیا کرتے تھے اور اسی لئے ان کے شکم کی نرم و

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

نازک کھال سے سبزی کا رنگ نظر آیا کرتا تھا کہ وہ انتہائی لاغر ہو گئے تھے اوران کا گوشت گل گیا تھا۔

تیسری مثال جناب داؤد کی ہے جو صاحب زبور اور قاری اہل جنت تھے۔مگر وہ اپنے ہاتھ سے کھجور کے پتوں سے ٹوکریاں بنایا کرتے تھے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کرتے تھے کہ کون ایسا ہے جو مجھے ان کے فروخت کرنے میں مدد دے اور پھر انہیں بیچ کر جو کی روٹیاں کھالیا کرتے تھے۔

اس کے بعد چاہوتو میں عیسیٰ بن مریم کی زندگی کا حال بیان کروں۔جو پتھروں پر تکیہ کرتے تھے۔کھر دار لباس پہنتے تھے اور معمولی غذا پر گزارا کیا کرتے تھے۔ان کے کھانے میں سالن کی جگہ بھوک تھی اور رات میں چراغ کے بدلے چاند کی روشنی تھی۔سردی میں سایہ کے بدلے مشرق ومغرب کا آسمانی سائبان تھا۔ان کے میوے اور پھل وہ نباتات تھے جو جانوروں کے کام آتے ہیں۔ان کے پاس کوئی زوجہ نہ تھی جو انہیں مشغول کرلیتی اور نہ کوئی اولاد تھی جس کا رنج وغم ہوتا اور نہ کوئی مال تھا جو اپنی طرف متوجہ کرلیتا اور نہ کوئی طمع تھی جو ذلت کا شکار بنا دیتی۔ان کے پیر ان کی سواری تھے اور ان کے ہاتھ ان کے خادم۔

تم لوگ اپنے طیب وطاہر پیغمبر کا اتباع کرو کہ ان کی زندگی میں پیروی

کرنے والے کے لئے بہترین نمونہ اور صبر وسکون کے طلب گاروں کے لئے بہترین سامان صبر وسکون ہے۔اللہ کی نظر میں محبوب ترین بندہ وہ ہے جو اس کے پیغمبر کا اتباع کرے اور ان کے نقش قدم پر قدم رکھے۔انہوں نے دنیا سے صرف مختصر غذا حاصل کی اور اسے نظر بھر کر دیکھا بھی نہیں۔ساری دنیا میں سب سے زیادہ خالی شکم اور شکم تہی میں بسر کرنے والے وہی تھے ان کے سامنے دنیا پیش کی گئی تو اسے قبول کرنے سے انکار کردیا اور یہ دیکھ لیا کہ پروردگار اسے پسند نہیں کرتا ہے تو خود بھی ناپسند کیا اور خدا حقیر سمجھتا ہے تو خود بھی حقیر سمجھا اور اس نے چھوٹا بنا دیا ہے تو خود بھی چھوٹا ہی قرار دیا۔اور اگر ہم میں اس کے علاوہ کوئی عیب نہ ہوتا کہ ہم خدا ورسول (ص) کے مبغوض کو محبوب سمجھنے لگے ہیں اور خدا ورسول (ص) کی نگاہ میں صغیر وحقیر کو عظیم سمجھنے لگے ہیں تو یہی عیب خدا کی مخالفت اور اسکے حکم سے انحراف کے لئے کافی تھا۔دیکھو پیغمبر اکرم (ص) ہمیشہ زمین پر بیٹھ کر کھاتے تھے۔غلاموں کے انداز سے بیٹھتے تھے اپنے ہاتھ سے اپنی جوتیاں ٹانکتے تھے اپنے دست مبارک سے اپنے کپڑوں کو پیوند لگاتے تھے۔بغیر چار جامہ سواری پر سوار ہوتے تھے۔اور کسی نہ کسی کو ساتھ بٹھا بھی لیا کرتے تھے۔ایک مرتبہ اپنے مکان کے دروازہ پر ایسا پردہ دیکھ لیا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تو ایک زوجہ سے فرمایا کہ خبردار اسے ہٹاؤ۔ میں اس کی طرف دیکھوں گا تو دنیا اور اس کی آرائش یاد آئے گی۔

آپ نے دنیا سے دل سے کنارہ کشی فرمائی اور اس کی یاد کو اپنے دل سے محو رکھا اور یہ چاہا کہ اس کی زینت نگاہوں سے دور رہے تاکہ نہ بہترین لباس بنائیں اور نہ اسے اپنے دل میں جگہ دیں اور نہ اس دنیا میں کسی مقام کی آرزو کریں۔ آپ نے دنیا کو نفس سے نکال دیا اور دل سے دور کر دیا اور نگاہوں سے بھی غائب کر دیا اور یہی ہر انسان کا اصول ہے کہ جس چیز کو ناپسند کرتا ہے اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا ہے اور اس کے ذکر کو بھی ناپسند کرتا ہے۔ یقیناً رسول (ص) اللہ کی زندگی میں وہ ساری باتیں پائی جاتی ہیں جو دنیا کے عیوب اور اس کی خرابیوں کی نشاندہی کرسکتی ہیں کہ آپ نے اپنے گھر والوں سمیت بھوکا رہنا گوارا کیا ہے اور خدا کی بارگاہ میں انتہائی تقرب کے باوجود دنیا کی زینتوں کو آپ سے الگ رکھا گیا ہے۔

اب ہر انسان کو نگاہ عقل سے دیکھنا چاہیے اور یہ سوچنا چاہئے کہ اس صورت حال اور اس طرح کی زندگی سے پروردگار نے اپنے پیغمبر (ص) کو عزت دی ہے یا انہیں ذلیل بنایا ہے۔ اگر کسی کا خیال یہ ہے کہ انھیں ذلیل بنایا ہے تو وہ جھوٹا اور افترا پرداز ہے اور اگر احساس یہ ہے کہ عزت

دی ہے تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اگر اللہ نے اس کے لئے دنیا کو فرش کر دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے ذلیل بنا دیا ہے کہ اپنے قریب ترین بندہ سے دور رکھا ہے۔ اب ہر شخص کو رسول اکرم (ص) کا اتباع کرنا چاہئے۔ ان کے نقش قدم پر چلنا چاہئے اور ان کی منزل پر قدم رکھنا چاہئے، ورنہ ہلاکت سے محفوظ نہ رہ سکے گا۔ پروردگار نے پیغمبر اسلام کو قرب قیامت کی علامت جنت کی بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بنایا ہے۔ وہ دنیا سے بھوکے چلے گئے لیکن آخرت میں سلامتی کے ساتھ وارد ہو گئے۔ انہوں نے تعمیر کے لئے پتھر نہیں رکھا اور دنیا سے رخصت ہو گئے اور اپنے پروردگار کی دعوت پر لبیک کہہ دی۔ پروردگار کا کتنا عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں ان کا جیسا رہنما عطا فرمایا ہے جس کا اتباع کیا جائے اور قائد دیا ہے جس کے نقش قدم پر قدم جمائے جائیں۔ خدا کی قسم میں نے اس قمیص میں اتنے پیوند لگوائے ہیں کہ اب رفوگر کو دیتے ہوئے شرم آنے لگی ہے۔ مجھ سے ایک شخص نے یہ بھی کہا تھا کہ اسے پھینک کیوں نہیں دیتے تو میں نے اس سے کہہ دیا کہ مجھ سے دور ہو جا، صبح ہونے کے بعد قوم کو رات میں سفر کرنے کی قدر ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دنیا دھوکہ دیتی ہے

۔۔۔لوگو! یاد رکھو یہ دنیا اپنے سے لو لگانے والے اور اپنی طرف کھینچ جانے والے کو ہمیشہ دھوکہ دیا کرتی ہے۔ جو اس کا خواہشمند ہوتا ہے اس سے بخل نہیں کرتی اور جو اس پر غالب آجاتا ہے اس پر قابو پالیتی ہے۔ خطبہ (۱۷۱) ص ۳۴۱

دنیا ہلاکت اور تباہی کا گھر ہے

دنیا سے پاکیزگی اختیار کرو اور آخرت کے عاشق بن جاؤ۔ جسے تقویٰ بلند کردے اسے پست مت بناؤ اور جسے دنیا اونچا بنادے اسے بلند مت سمجھو۔ اس دنیا کے چمکنے والے بادل پر نظر نہ کرو اور اس کے ترجمان کی بات مت سنو اس کے آواز دینے والے کی آواز پر لبیک مت کہو اور اس کی چمک دمک سے روشنی مت حاصل کرو اور اس کی قیمتی چیزوں پر جان مت دو۔ اس لئے کہ اس کی بجلی فقط چمک دمک ہے اور اس کی باتیں سراسر غلط ہیں۔ اس کے اموال لٹنے والے ہیں اور اس کا سامان چھننے والا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ یہ دنیا جھلک دکھا کر منہ موڑ لینے والی چنڈال، منہ زور اڑیل۔ جھوٹی۔ خائن۔ ہٹ دھرم۔ ناشکری کرنے والی، سیدھی راہ سے منحرف اور منہ پھیرنے والی

اور کجرو پیچ و تاب کھانے والی ہے۔ اس کا طریقہ انتقال ہے اور اس کا ہر قدم زلزلہ انگیز ہے۔ اس کی عزت بھی ذلت ہے اور اس کی واقعیت بھی مذاق ہے۔ اس کی بلندی پستی ہے اور یہ جنگ و جدل۔ حرب و ضرب، لوٹ مار، ہلاکت و تباہی کا گھر ہے۔ اس کے رہنے والے پابہ رکاب ہیں اور چل چلاؤ کے لئے تیار ہیں۔ ان کی کیفیت وصل و فراق کی کشمکش کی ہے۔ جہاں راستے گم ہو گئے ہیں اور گریز کی راہیں مشکل ہو گئی ہیں اور منصوبے ناکام ہو چکے ہیں۔ محفوظ گھاٹیوں نے انہیں مشکلات کے حوالہ کردیا ہے اور منزلوں نے انہیں دور پھینک دیا ہے۔ دانشمندیوں نے بھی انہیں درماندہ کردیا ہے۔ اب جو بچ گئے ہیں ان میں کچھ کی کونچیں کٹی ہوئی ہیں۔ کچھ گوشت کے لوتھڑے ہیں جن کی کھال اتارلی گئی ہے۔ کچھ کٹے ہوئے جسم اور بہتے ہوئے خون جیسے ہیں۔ کچھ اپنے ہاتھ کاٹنے والے ہیں اور کچھ کف افسوس ملنے والے۔ کچھ فکر و تردد میں کہنیاں رخساروں پر رکھے ہوئے اور کچھ اپنی فکر سے بیزار اور اپنے ارادہ سے رجوع کرنے والے ہیں۔ حیلوں نے منہ پھیر لیا ہے اور ہلاکت سامنے آگئی ہے مگر چھٹکارے کا وقت نکل چکا ہے۔ یہ ایک نہ ہونے والی بات ہے جو چیز گزر گئی وہ گزر گئی اور جو وقت چلا گیا وہ چلا گیا اور دنیا اپنے حال میں من مانی کرتی ہوئی گزر گئی۔ نہ ان پر آسمان رویا اور نہ زمین اور نہ انہیں مہلت ہی دی گئی۔ خطبہ (۱۹۱) ص ۳۷۷

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

متقین اور دنیا

انہوں نے دنیا میں چند دن تکلیف اٹھا کر ابدی راحت کا انتظام کرلیا ہے اور ایسی فائدہ بخش تجارت کی ہے جس کا انتظام ان کے پروردگار نے کر دیا تھا دنیا نے انہیں بہت چاہا لیکن انہوں نے اسے نہیں چاہا اور اس نے انہیں بہت گرفتار کرنا چاہا لیکن انہوں نے فدیہ دے کر اپنے کو چھڑا لیا۔ خطبہ (۱۹۳) ص ۴۰۱

دنیا سے کوچ کرنا ہی ہوگا

بندگان خدا! میں تمہیں تقویٰ الٰہی کی وصیت کرتا ہوں اور دنیا سے ہوشیار کر رہا ہوں کہ یہ کوچ کا گھر اور بدمزگی کا علاقہ ہے۔ اس کا باشندہ بہرحال سفر کرنے والا ہے اور اس کا مقیم بہرحال جدا ہونے والا ہے۔ یہ اپنے اہل کو لے کر اس طرح لرزتی ہے جس طرح گہرے سمندر میں تند و تیز ہواؤں کی زد پر کشتیاں۔ کچھ لوگ غرق اور ہلاک ہو جاتے ہیں اور کچھ موجوں کے سہارے پر باقی رہ جاتے ہیں کہ ہوائیں انہیں اپنے دامن میں لئے پھرتی رہتی ہیں اور اپنی ہولناک منزلوں کی طرف لے جاتی رہتی ہیں۔ جو غرق ہو گیا وہ دوبارہ نکالا نہیں جا سکتا اور جو بچ گیا ہے اس کا راستہ ہلاکت ہی کی طرف

جا رہا ہے۔ خطبہ (۱۹۶) ص ۴۱۱

دنیا سے آخرت کا سامان مہیا کرو

لوگو! یہ دنیا ایک گذرگاہ ہے۔ قرار کی منزل آخرت ہی ہے لہٰذا اس گزر گاہ سے وہاں کا سامان لے کر آگے بڑھو اور اس کے سامنے اپنے پردۂ راز کو چاک مت کرو جو تمہارے اسرار سے باخبر ہے۔ دنیا سے اپنے دلوں کو باہر نکال لو قبل اس کے کہ تمہارے بدن کو یہاں سے نکالا جائے۔ یہاں صرف تمہارا امتحان لیا جا رہا ہے ورنہ تمہاری خلقت کسی اور جگہ کے لئے ہے۔ کوئی بھی شخص جب مرتا ہے تو ادھر والے یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا چھوڑ کر گیا ہے اور ادھر کے فرشتے یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا لے کر آیا ہے؟ اللہ تمہارا بھلا کرے کچھ وہاں بھیج دو جو مالک کے پاس تمہارے قرضہ کے طور پر رہے گا۔ اور سب یہیں چھوڑ کر مت جاؤ کہ تمہارے ذمہ ایک بوجھ بن جائے۔ خطبہ (۲۰۳) ص ۴۲۳

دنیا میں رہ کر آخرت کے کام کرو

(جب بصرہ میں اپنے صحابی علاء بن زیاد حارثی کے گھر عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور ان کے گھر کی وسعت کا مشاہدہ فرمایا)

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

تم اس دنیا میں اس قدر وسیع مکان کو لے کر کیا کرو گے جب کہ آخرت میں اس کی احتیاج زیادہ ہے۔ تم اگر چاہو تو اس کے ذریعہ آخرت کا سامان کر سکتے ہو کہ اس میں مہمانوں کی ضیافت کرو۔ قرابتداروں سے صلہ رحم کرو اور موقع ومحل کے مطابق حقوق کو ادا کرو کہ اس طرح آخرت کو حاصل کر سکتے ہو۔

یہ سن کر علاء بن زیاد نے عرض کی کہ یا امیر المومنین میں اپنے بھائی عاصم بن زیاد کی شکایت کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی کہ انھوں نے ایک عبا اوڑھ لی ہے اور دنیا کو یکسر ترک کر دیا ہے۔ فرمایا انہیں بلاؤ۔ عاصم حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ:

اے دشمن جان! تجھے شیطان خبیث نے گرویدہ بنالیا ہے۔ تجھے اپنے اہل وعیال پر کیوں رحم نہیں آتا ہے۔ کیا تیرا خیال یہ ہے کہ خدا نے پاکیزہ چیزوں کو حلال تو کیا ہے لیکن وہ ان کے استعمال کو ناپسند کرتا ہے۔ تو خدا کی بارگاہ میں اس سے زیادہ پست ہے۔

عاصم نے عرض کی کہ یا امیر المومنین! آپ بھی تو کھردرا لباس اور معمولی کھانے پر گذارا کر رہے ہیں۔

فرمایا: تم پر حیف ہے کہ تم نے میرا قیاس اپنے اوپر کر لیا ہے جب کہ

پروردگار نے ائمہ حق پر فرض کر دیا ہے کہ اپنی زندگی کا پیمانہ کمزور ترین انسانوں کو قرار دیں تا کہ فقیر اپنے فقر کی بنا پر کسی پیچ وتاب کا شکار نہ ہوں۔

خطبہ (۲۰۹) ص ۴۲۸

دنیا سے لوگ دھوکہ کھاتے ہیں

میں سچ کہتا ہوں کہ دنیا نے تجھے دھوکہ نہیں دیا ہے تو نے دنیا سے دھوکہ کھایا ہے۔ اس نے تو نصیحتوں کو کھول کر سامنے رکھ دیا ہے اور تجھے ہر چیز سے برابر سے آگاہ کیا ہے۔ اس نے جسم پر جن نازل ہونے والی بلاؤں کا وعدہ کیا ہے اور قوت میں جس کمزوری کی خبر دی ہے۔ اس میں وہ بالکل سچی اور وفائے عہد کرنے والی ہے۔ نہ جھوٹ بولنے والی ہے اور نہ دھوکہ دینے والی۔ بلکہ بہت سے اس کے بارے میں نصیحت کرنے والے ہیں جو تیرے نزدیک ناقابل اعتبار ہیں اور سچ سچ بولنے والے ہیں جو تیری نگاہ میں جھوٹے ہیں۔

اگر تو نے اسے گرے پڑے مکانات اور غیر آباد منزلوں میں پہچان لیا ہوتا تو دیکھتا کہ وہ اپنی یاد دہانی اور بلیغ ترین نصیحت میں تجھ پر کس قدر مہربان ہے اور تیری تباہی کے بارے میں کس قدر بخل سے کام لیتی ہے۔

یہ دنیا اس کے لئے بہترین گھر ہے جو اسکو گھر بنانے سے راضی نہ ہو۔ اور

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اس کے لئے بہترین وطن ہے جو اسے وطن بنانے پر آمادہ نہ ہو۔اس دنیا کے رہنے والوں میں کل کے دن نیک بخت وہی ہوں گے جو آج اس سے گریز کرنے پر آمادہ ہوں۔ خطبہ (۲۲۳) ص ۴۵۷

دنیا میں کسی پر ظلم نہ کرو

خدا گواہ ہے کہ اگر مجھے ہفت اقلیم کی حکومت تمام زیر آسمان دولتوں کے ساتھ دے دی جائے اور مجھ سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ میں کسی چیونٹی پر صرف اس قدر ظلم کروں کہ اس کے منہ سے اس چھلکے کو چھین لوں جو وہ چبا رہی ہے تو ہرگز ایسا نہیں کرسکتا ہوں۔ یہ تمہاری دنیا میری نظر میں اس پتی سے زیادہ بے قیمت ہے جو کسی ٹڈی کے منہ میں ہو اور وہ اسے چبا رہی ہو۔

بھلا علی کو ان نعمتوں سے کیا واسطہ جو فنا ہو جانے والی ہیں اور اس لذت سے کیا تعلق جو باقی رہنے والی نہیں ہے۔ میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں عقل کے خواب غفلت میں پڑ جانے اور لغزشوں کی برائیوں سے اور اسی سے مدد کا طلب گار ہوں۔ خطبہ (۲۲۴) ص ۴۶۰

دنیا غداری میں مشہور ہے

یہ ایک ایسا گھر ہے جو بلاؤں میں گھرا ہوا ہے اور اپنی غداری میں مشہور

ہے۔ نہ اس کے حالات کو دوام ہے اور نہ اس میں نازل ہونے والوں کے لئے سلامتی ہے۔ اس کے حالات مختلف اور اس کے اطوار بدلنے والے ہیں۔ اس میں پر کیف زندگی قابل مذمت ہے اور اس میں امن وامان کا دور دورہ پتہ نہیں ہے۔ اس کے باشندے وہ نشانے ہیں جن پر دنیا اپنے تیر چلاتی رہتی ہے اور اپنی مدت کے سہارے انہیں فنا کے گھاٹ اتارتی رہتی ہے۔

بندگان خدا! یاد رکھو اس دنیا میں تم اور جو کچھ تمہارے پاس ہے سب کا وہی راستہ ہے جس پر پہلے والے چل چکے ہیں جن کی عمریں تم سے زیادہ طویل اور جن کے علاقے تم سے زیادہ آباد تھے۔ ان کے آثار بھی دور دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ لیکن اب ان کی آوازیں دب گئی ہیں ان کی ہوائیں اکھڑ گئی ہیں۔ ان کے جسم بوسیدہ ہو گئے ہیں۔ ان کے مکانات خالی ہو گئے ہیں اور ان کے آثار مٹ چکے ہیں۔ وہ مستحکم قلعوں اور بچھی ہوئی مسندوں کو پتھروں اور چنی ہوئی سلوں اور زمین کے اندر لحد والی قبروں میں تبدیل کر چکے ہیں جن کے صحنوں کی بنیاد تباہی پر قائم ہے اور جن کی عمارت مٹی سے مضبوط کی گئی ہے۔ ان قبروں کی جگہیں تو قریب قریب ہیں لیکن ان کے رہنے والے سب ایک دوسرے سے غریب اور اجنبی ہیں۔ ایسے لوگوں کے درمیان ہیں جو بوکھلائے ہوئے ہیں اور یہاں کے کاموں سے فارغ ہو کر وہاں کی فکر میں مشغول ہو گئے ہیں۔ نہ اپنے وطن سے کوئی انس رکھتے ہیں اور نہ اپنے

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

ہمسایوں سے کوئی ربط رکھتے ہیں۔حالانکہ بالکل قرب وجوار اورنزدیک ترین دیار میں ہیں۔اور ظاہر ہے کہ اب ملاقات کا کیا امکان ہے جب کہ بوسیدگی نے انہیں اپنے سینہ سے دبا کر پیس ڈالا ہے اور پتھروں اورمٹی نے انہیں کھا کر برابر کردیا ہے اور گویا کہ اب تم بھی وہیں پہنچ گئے ہو جہاں وہ پہنچ چکے ہیں اور تمہیں بھی اسی قبر نے گرو رکھ لیا ہے اور اسی امانت گاہ نے جکڑ لیا ہے۔

سوچو اس وقت کیا ہوگا جب تمہارے تمام معاملات آخری حد کو پہنچ جائیں گے اور دوبارہ قبروں سے نکال لیا جائے گا اس وقت ہر نفس اپنے اعمال کا خود محاسبہ کرے گا اور سب کو مالک برحق کی طرف پلٹا دیا جائے گا اور کسی کی کوئی افتراپردازی کام آنے والی نہ ہوگی۔خطبہ(۲۲۶)ص ۴۶۲

دنیا بے وفا ہے

اس دنیا سے بچو کہ یہ بڑی دھوکہ باز۔فریب کار۔غدار۔دینے والی اور چھیننے والی اور لباس پہنا کر اتار لینے والی ہے نہ اس کی آسائشیں رہنے والی ہیں اور نہ اس کی تکلیفیں ختم ہونے والی ہیں اور نہ اس کی بلائیں تھمنے والی ہیں۔خطبہ(۲۳۰)ص ۴۶۷

دنیا میں پرہیزگاروں کی طرح رہو

بندگان خدا! یادرکھو کہ پرہیزگار افراد دنیا اورآخرت کے فوائد لے کر آگے بڑھ گئے۔وہ اہل دنیا کے ساتھ ان کی دنیا میں شریک رہے لیکن اہل دنیا ان کی آخرت میں شریک نہ ہو سکے۔وہ دنیا میں بہترین انداز سے زندگی گزارتے رہے۔جوسب نے کھایا اس سے اچھا پاکیزہ کھانا کھایا اور وہ تمام لذتیں حاصل کرلیں جو عیش پرست حاصل کرتے ہیں اور وہ سب کچھ پالیا جو جابر اور متکبر افراد کے حصہ میں آتا ہے اس کے بعد وہ زادراہ لے کر گئے جو منزل تک پہنچا دے اور وہ تجارت کر کے گئے جس میں فائدہ ہی فائدہ ہو۔دنیا میں رہ کر دنیا کی لذت حاصل کی اور یہ یقین رکھے رہے کہ آخرت میں پروردگار کے جوار رحمت میں ہوں گے۔جہاں نہ ان کی آواز ٹھکرائی جائے گی اور نہ کسی لذت میں ان کے حصہ میں کوئی کمی ہوگی۔مکتوب نمبر(۲۷)ص ۵۱۳

دنیا والوں کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھاؤ

(وصیت امام حسنؑ کے نام میں:)

۔۔۔۔۔یادرکھو کہ جس نے دنیا کو بخوبی پہچان لیا ہے اس کی مثال اس مسافر قوم جیسی ہے۔جس کا قحط زدہ منزل سے دل اچاٹ ہو جائے اور وہ کسی سرسبز و شاداب علاقہ کا ارادہ کرے اور زحمت راہ۔فراق احباب، دشواری سفر، بدمزگی اطعام وغیرہ جیسی تمام مصیبتیں برداشت کر لے تاکہ وسیع گھر اور

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

قرار کی منزل تک پہنچ جائے کہ ایسے لوگ ان تمام باتوں میں کسی تکلیف کا احساس نہیں کرتے اور نہ اس راہ میں خرچ کو نقصان تصور کرتے ہیں اور ان کی نظر میں اس سے زیادہ محبوب کوئی شئے نہیں ہے جو انہیں منزل سے قریب تر کردے اور اپنے مرکز تک پہنچادے۔

اور اس دنیا سے دھوکہ کھا جانے والوں کی مثال اس قوم کی ہے جو سرسبز و شاداب مقام پر رہے اور وہاں سے دل اُچٹ جائے تو قحط زدہ علاقہ کی طرف چلی جائے کہ اس کی نظر میں قدیم حالات کے چھوٹ جانے سے زیادہ ناگوار اور دشوار گذار کوئی شئے نہیں ہے کہ اب جس منزل پر وارد ہوئے ہیں اور جہاں تک پہنچے ہیں وہ کسی قیمت پر اختیار کرنے کے قابل نہیں ہے۔۔۔۔ فرزند! یادرکھو کہ تمہیں آخرت کے لئے پیدا کیا گیا ہے دنیا کے لئے نہیں اور فنا کے لئے بنایا گیا ہے دنیا میں باقی رہنے کے لئے نہیں۔ تمہاری تخلیق موت کے لئے ہوئی ہے زندگی کے لئے نہیں اور تم اس گھر میں ہو جہاں سے بہر حال اکھڑنا ہے اور صرف بقدر ضرورت سامان فراہم کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور خبردار اہل دنیا کو دنیا کی طرف جھکتے اور اس پر مرتے دیکھ کر تم دھوکہ میں نہ آجانا کہ پروردگار تمہیں اس کے بارے میں بتا چکا ہے اور وہ خود بھی

اپنے مصائب سنا چکی ہے اور اپنی برائیوں کو واضح کر چکی ہے۔ دنیا دار افراد صرف بھونکنے والے کتے اور پھاڑ کھانے والے درندے ہیں جہاں ایک دوسرے پر بھونکتا ہے اور طاقت والا کمزور کو کھا جاتا ہے اور بڑا چھوٹے کو کچل ڈالتا ہے۔ یہ سب جانور ہیں جن میں بعض بندھے ہوئے ہیں اور بعض آوارہ جنہوں نے اپنی عقلیں گم کردی ہیں اور نا معلوم راستہ پر چل پڑے ہیں۔ گویا دشوار گذار وادیوں میں مصیبتوں میں چرنے والے ہیں جہاں نہ کوئی چرواہا ہے جو سیدھے راستہ پر لگا سکے اور نہ کوئی چرانے والا ہے جو انہیں چرا سکے۔ دنیا نے انہیں گمراہی کے راستہ پر ڈال دیا ہے اور ان کی بصارت کو منارۂ ہدایت کے مقابلہ میں سلب کرلیا ہے اور وہ حیرت کے عالم میں سرگرداں ہیں اور نعمتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ دنیا کو اپنا معبود بنالیا ہے اور وہ ان سے کھیل رہی ہے اور وہ اس سے کھیل رہے ہیں اور سب نے آخرت کو یکسر بھلا دیا ہے۔۔۔۔ مکتوب نمبر(۳۱) ص ۵۴۱

دنیا اور امام علیؑ

۔۔۔۔۔۔ یادرکھو کہ ہر ماموم کا ایک امام ہوتا ہے جس کی وہ اقتدا کرتا ہے اور اسی کے نور علم سے کسب ضیاء کرتا ہے اور تمہارے امام نے تو اس

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دنیا میں صرف دو بوسیدہ کپڑوں اور دو روٹیوں میں گزارا کیا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ ایسا نہیں کرسکتے ہو لیکن کم سے کم اپنی احتیاط، کوشش، عفت اور سلامت روی سے میری مدد کرو۔ خدا کی قسم میں نے تمہاری دنیا میں سے نہ کوئی سونا جمع کیا ہے اور نہ اس مال و متاع میں سے کوئی ذخیرہ اکٹھا کیا ہے اور نہ ان دو بوسیدہ کپڑوں کے بدلے کوئی اور معمولی کپڑا مہیا کیا ہے۔ اور نہ ایک بالشت پر قبضہ کیا ہے اور نہ ایک بیمار جانور سے زیادہ کوئی قوت (غذا) حاصل کیا ہے۔ یہ دنیا میری نگاہ میں کڑوی چھال سے بھی زیادہ حقیر اور بے قیمت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اے دنیا مجھ سے دور ہو جا۔ میں نے تیری باگ دوڑ تیرے ہی کاندھے پر ڈال دی ہے اور تیرے چنگل سے باہر آچکا ہوں اور تیرے جال سے نکل چکا ہوں اور تیرے پھسلنے کے مقامات کی طرف جانے سے بھی پرہیز کرتا ہوں۔ کہاں ہیں وہ لوگ جن کو تو نے اپنی ہنسی مذاق کی باتوں سے لبھا لیا تھا اور کہاں ہیں وہ قومیں جن کی اپنی زینت و آرائش سے مبتلائے فتنہ کر دیا تھا۔ دیکھو اب وہ سب قبروں میں رہن ہو چکے ہیں اور لحد میں دبے پڑے ہوئے ہیں۔ خدا کی قسم اگر تو کوئی دیکھنے والی شئے اور محسوس ہونے والا ڈھانچہ ہوتی تو میں تیرے اوپر ضرور حد جاری کرتا کہ تو نے اللہ کے بندوں کو

آرزوؤں کے سہارے دھوکہ دیا ہے اور قوموں کو گمراہی کے گڑھے میں ڈال دیا ہے۔ بادشاہوں کو بربادی کے حوالے کر دیا ہے اور انہیں بلاؤں کی منزل پر اتار دیا ہے جہاں نہ کوئی وارد ہونے والا ہے اور نہ صادر ہونے والا۔

افسوس! جس نے بھی تیری لغزش گاہوں پر قدم رکھا وہ پھسل گیا اور جو تیری موجوں پر سوار ہوا وہ غرق ہو گیا۔ بس جس نے تیرے پھندوں سے کنارہ کشی اختیار کی اس کو توفیق حاصل ہو گئی۔ تجھ سے بچنے والا اس بات کی پرواہ نہیں کرتا ہے کہ اس کی منزل کس قدر تنگ ہو گئی ہے۔ اس لئے کہ دنیا اس کی نگاہ میں صرف ایک دن کے برابر ہے جس کے اختتام کا وقت ہو چکا ہے۔

تو مجھ سے دور ہو جا۔ میں تیرے قبضہ میں آنے والا نہیں ہوں کہ تو مجھے ذلیل کرسکے اور نہ اپنی زمام تیرے ہاتھ میں دینے والا ہوں کہ جدھر چاہے کھینچ سکے میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ اور اس قسم میں مشیت خدا کے علاوہ کسی صورت کو مشتثنیٰ نہیں کرتا۔ کہ اس نفس کو ایسی تربیت دوں گا کہ ایک روٹی پر بھی خوش رہے اگر وہ بطور طعام اور نمک بطور ادام مل جائے اور میں اپنی آنکھوں کے سوتے کو ایسا بنا دوں گا جیسے وہ چشمہ جس کا پانی تقریباً خشک ہو چکا ہو اور سارے آنسو بہہ گئے ہوں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ جس طرح جانور چارہ کھا کر بیٹھ جاتے ہیں اور بکریاں گھاس سے سیر ہو کر اپنے

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

باڑہ میں لیٹ جاتی ہیں۔اسی طرح علی بھی اپنے پاس کا کھانا کھا کر سو جائے۔ اس کی آنکھیں پھوٹ جائیں جو ایک طویل زمانہ گزارنے کے بعد آوارہ جانوروں اور چرائے ہوئے حیوانات کی پیروی کرنے لگے۔ مکتوب نمبر(۴۵) ص ۵۶۲

دنیا آخرت سے روگردانی کرنے والی ہے

(معاویہ کے نام)

امابعد! دنیا آخرت سے روگردانی کر دینے والی ہے اور اس کا ساتھی جب بھی کوئی چیز پا لیتا ہے تو اس کے لئے حرص کے دوسرے دروازے کھول دیتی ہے اور وہ کبھی کوئی چیز حاصل کر کے اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا ہے جس کو حاصل نہیں کر سکا ہے حالانکہ ان سب کے بعد جو کچھ جمع کیا ہے اس سے الگ ہونا ہے اور جو کچھ بندوبست کیا ہے اسے توڑ دینا ہے اور تو اگر گذشتہ لوگوں سے ذرا بھی عبرت حاصل کرتا تو باقی زندگی کو محفوظ کر سکتا تھا۔ مکتوب (۴۹) ص ۵۶۹

دینا محل آزمائش ہے

امابعد! خدائے بزرگ و برتر نے دنیا کو آخرت کا مقدمہ قرار دیا ہے

اور اسے آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ بہترین عمل کرنے والا کون ہے۔ہم نہ اس دنیا کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور نہ ہمیں اس کے لئے دوڑ دھوپ کا حکم دیا گیا ہے۔ہم یہاں فقط اس لئے رکھے گئے ہیں کہ ہمارا امتحان لیا جائے اور اللہ نے تمہارے ذریعہ ہمارا، اور ہمارے ذریعہ تمہارا امتحان لے لیا ہے اور ایک کو دوسرے پر حجت قرار دے دیا ہے لیکن تم نے تاویل قرآن کا سہارا لے کر دنیا پر دھاوا بول دیا اور مجھ سے ایسے جرم کا محاسبہ کر دیا جس کا نہ میرے ہاتھ سے کوئی تعلق تھا اور نہ زبان سے۔صرف اہل شام نے میرے سر ڈال دیا تھا اور تمہارے جاننے والوں نے جاہلوں کو اور قیام کرنے والوں نے خانہ نشینوں کو اکسا دیا تھا لہٰذا اب بھی غنیمت ہے کہ اپنے نفس کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور شیطان سے اپنی زمام چھڑا لو اور آخرت کی طرف رخ کر لو کہ وہی ہماری اور تمہاری آخری منزل ہے۔اس وقت سے ڈرو کہ اس دنیا میں پروردگار کوئی ایسی مصیبت نازل کر دے کہ اصل بھی ختم ہو جائے اور نسل کا بھی خاتمہ ہو جائے۔میں پروردگار کی ایسی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے غلط ہونے کا امکان نہیں ہے کہ اگر مقدر نے مجھے اور تمہیں ایک میدان میں جمع کر دیا تو میں اس وقت تک میدان نہ چھوڑوں گا جب تک میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ نہ ہو جائے۔

مکتوب نمبر(۵۵) ص ۵۹۹

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

دنیا صرف حسرت عطا کرتی ہے

اور یاد رکھو کہ دنیا دار آزمائش ہے یہاں انسان کی ایک گھڑی بھی خالی نہیں جاتی ہے مگر یہ کہ یہ بیکاری روز قیامت حسرت کا سبب بن جاتی ہے۔۔۔مکتوب نمبر (۵۹) ص ۶۰۳

دنیا میں نفس کو بچائے رکھو

(جو شریح ابن ہانی کو اس وقت یہ وصیت فرمائی جب انہیں شام جانے والے ہراول دستہ کا سردار مقرر فرمایا):

صبح و شام اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنے نفس کو اس دھوکہ باز دنیا سے بچائے رہو اور اس پر کسی حال میں اعتبار نہ کرنا اور یہ یاد رکھنا کہ اگر تم نے کسی ناگواری کے خوف سے اپنے نفس کو بہت سی پسندیدہ چیزوں سے نہ روکا۔ تو خواہشات تم کو بہت سے نقصان وہ امور تک پہنچا دیں گی لہٰذا ہمیشہ اپنے نفس کو روکتے ٹوکتے رہو اور غصہ میں اپنے غیظ و غضب کو دباتے اور کچلتے رہو۔ مکتوب نمبر (۵۶) ص ۶۰۰

دنیا کی بہترین نعمت حق کو زندہ کرنا ہے

(عبداللہ بن عباس کے نام)

امابعد! انسان کبھی کبھی ایسی چیز کو پا کر بھی خوش ہو جاتا ہے جو جانے والی نہیں تھی۔ اور ایسی چیز کو کھو کر رنجیدہ ہو جاتا ہے جو ملنے والی نہیں تھی لہٰذا خبردار تمہارے لئے دنیا کی سب سے بڑی نعمت کسی لذت کا حصول یا جذبہ انتقام ہی نہ بن جائے بلکہ بہترین نعمت باطل کے مٹانے اور حق کے زندہ کرنے کو سمجھو اور تمہارا سرور ان اعمال سے ہو جنہیں پہلے بھیج دیا ہے اور تمہارا افسوس ان امور پر ہو جسے چھوڑ کر چلے گئے ہو اور تمام تر فکر موت کے بعد کے مرحلہ کے بارے میں ہونی چاہیے۔ مکتوب نمبر (۶۶) ص ۶۱۳

دنیا کی مثال سانپ جیسی ہے

امابعد! اس دنیا کی مثال صرف سانپ جیسی ہے جو چھونے میں انتہائی نرم ہوتا ہے لیکن اس کا زہر انتہائی قاتل ہوتا ہے اس میں جو چیز اچھی لگے اس سے بھی کنارہ کشی کرو کہ اس میں سے ساتھ جانے والا بہت کم ہے۔ اس کے ہم و غم کو اپنے سے دور رکھو کہ اس سے جدا ہونا یقینی ہے اور اس کے حالات بدلتے ہی رہتے ہیں۔ اس سے جس وقت زیادہ انس محسوس کرو اس وقت

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

زیادہ ہوشیار رہو کہ اس کا ساتھی جب بھی کسی خوشی کی طرف سے مطمئن ہوتا ہے یہ اسے کسی ناخوشگوار کے حوالے کر دیتے ہے اور انس سے نکال کر وحشت کے حالات تک پہنچا دیتی ہے۔ مکتوب نمبر (۶۸) ص ۶۱۵

دنیا کروٹیں بدلتی رہتی ہے

(عبداللہ بن عباس کے نام)

اما بعد! نہ تم اپنی مدت حیات سے آگے بڑھ سکتے ہو اور نہ اپنے رزق سے زیادہ حاصل کر سکتے ہو۔ اور یاد رکھو کہ زمانہ کے دو دن ہوتے ہیں۔ ایک تمہارے حق میں اور ایک تمہارے خلاف اور یہ دنیا ہمیشہ کروٹیں بدلتی رہتی ہے لہٰذا جو تمہارے حق میں ہے وہ کمزوری کے باوجود تم تک آجائے گا اور جو تمہارے خلاف ہے اسے طاقت کے باوجود تم نہیں ٹال سکتے ہو۔

مکتوب نمبر (۷۲) ص ۶۲۱

دنیا پر بھروسہ نہ کرو

جب دنیا کسی کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے تو یہ دوسرے کے محاسن بھی اس کے حوالہ کر دیتی ہے اور جب اس سے منہ پھراتی ہے تو اس کے محاسن بھی سلب کر لیتی ہے۔ کلمات حکمت (۹) ص ۶۳۱

اہل دنیا سفر میں ہوتے ہیں

اہل دنیا اس سواروں کے مانند ہیں جو خود سو رہے ہیں اور ان کا سفر جاری ہے۔ کلمات حکمت (۶۴) ص ۶۴۹

دنیا اور امام علیؑ

ضرار بن حمزہ الضبائی معاویہ کے دربار میں حاضر ہوئے تو اس نے امیر المومنین کے بارے میں دریافت کیا؟ ضرار نے کہا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ رات کی تاریکی میں محراب میں کھڑے ہوئے ریش مبارک کو ہاتھوں میں لئے ہوئے۔ یوں تڑپتے تھے جس طرح سانپ کا کاٹا ہوا تڑپتا ہے اور کوئی غم رسیدہ گریہ کرتا ہے۔ اور فرمایا کرتے تھے:۔ اے دنیا۔ اے دنیا! مجھ سے دور ہو جا۔ تو میرے سامنے بن سنور کر آئی ہے یا میری واقعاً مشتاق بن کر آئی ہے؟ خدا وہ وقت نہ لائے کہ تو مجھے دھوکہ دے سکے۔ جا میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ دے مجھے تیری ضرورت نہیں ہے۔ میں تجھے تین مرتبہ طلاق دے چکا ہوں جس کے بعد رجوع کا کوئی امکان نہیں ہے۔ تیری زندگی بہت تھوڑی ہے اور تیری حیثیت بہت معمولی ہے اور تیری امید بہت حقیر شئے ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

آہ زادِ سفر کس قدر کم ہے۔ راستہ کس قدر طولانی ہے منزل کس قدر دور ہے اور وارد ہونے کی جگہ کس قدر خطرناک ہے۔ کلمات حکمت (۷۷) ص ۶۵۳

دنیا میں رہ کر آخرت کی اصلاح کرو

جس نے اپنے اور اللہ کے درمیان کے معاملات کی اصلاح کر لی۔ اللہ اس کے اور لوگوں کے درمیان کے معاملات کی اصلاح کر دے گا اور جو آخرت کے امور کی اصلاح کر لے گا اللہ اس کی دنیا کے امور کی اصلاح کر دے گا۔ اور جو اپنے نفس کو نصیحت کر لے گا اللہ اس کی حفاظت کا انتظام کر دے گا۔ کلمات حکمت (۸۹) ص ۶۵۹

دنیا میں توبہ اور نیکیاں کمانے کی فکر ہو

یاد رکھو کہ دنیا میں خیر صرف دو طرح کے لوگوں کے لئے ہے۔ وہ انسان جو گناہ کرے تو توبہ سے اس کی تلافی کر لے اور وہ انسان جو نیکیوں میں آگے بڑھتا جائے۔ کلمات حکمت (۹۴) ص ۶۶۱

دنیا اور آخرت دو ناساز گار دشمن ہیں

(لوگوں نے آپ کی چادر کو بوسیدہ دیکھ کر گزارش کر دی)

تو آپ نے فرمایا کہ اس سے دل میں خشوع اور نفس میں احساس کمتری پیدا ہوتا ہے اور مومنین اس کی اقتدا بھی کر سکتے ہیں۔ یاد رکھو دنیا اور آخرت آپس میں دو ناساز گار دشمن ہیں اور دو مختلف راستے۔ لہٰذا جو دنیا سے محبت اور تعلق خاطر رکھتا ہے وہ آخرت کا دشمن ہو جاتا ہے اور جو راہرو ایک سے قریب تر ہوتا ہے وہ دوسرے سے دور تر ہو جاتا ہے۔ پھر یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کی سوت جیسی ہیں۔ کلمات حکمت (۱۰۳) ص ۶۶۵

دنیا اور حضرت مسیحؑ

نوف بکالی کہتے ہیں کہ میں نے ایک شب امیر المومنین کو دیکھا کہ آپ نے بستر سے اٹھ کر ستاروں پر نگاہ کی اور فرمایا کہ نوف! سو رہے ہو یا بیدار ہو؟ میں نے عرض کی کہ حضور جاگ رہا ہوں۔ فرمایا کہ نوف! خوشا بحال ان کے جو دنیا سے کنارہ کش ہوں تو آخرت کی طرف رغبت رکھتے ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے زمین کو بستر بنایا ہے اور خاک کو فرش، پانی کو شربت قرار دیا ہے اور قرآن و دعا کو اپنے ظاہر و باطن کا محافظ۔ اس کے بعد دنیا

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

سے یوں الگ ہو گئے جس طرح حضرت مسیحؑ ۔

نوف! دیکھو داؤد رات کے وقت ایسے ہی موقع پر قیام کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ وہ ساعت ہے جس میں جو بندہ بھی دعا کرتا ہے پروردگار اس کی دعا کو قبول کرلیتا ہے ---مگر یہ کہ سرکاری ٹیکس وصول کرنے والا، لوگوں کی برائی کرنے والا، ظالم حکومت کی پولیس والا یا سارنگی اور ڈھول تاشہ والا ہو۔ کلمات حکمت (۱۰۴) ص ۶۶۶

دنیا میں رہ کر دین کو نظر انداز نہ کرو

جب بھی لوگ دنیا سنوارنے کے لئے دین کی کسی بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں تو پروردگار اس سے زیادہ نقصان دہ راستے کھول دیتا ہے۔

کلمات حکمت (۱۰۶) ص ۶۶۷

دنیا کی طرف جاہل ہی مائل ہوتے ہیں

دنیا کی مثال سانپ جیسی ہے جو چھونے میں انتہائی نرم ہوتا ہے اور اس کے اندر زہر قاتل ہوتا ہے۔ فریب خوردہ جاہل اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور صاحب عقل و ہوش اس سے ہوشیار رہتا ہے۔

کلمات حکمت (۱۱۹) ص ۶۷۱

دنیا دوستان خدا کے سجدوں کی منزل ہے

ایک شخص کو دنیا کی مذمت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا۔اے دنیا کی مذمت کرنے والے اور اس کے فریب میں مبتلا ہو کر اس کے مہملات سے دھوکہ کھا جانے والے! تو اسی سے دھوکہ بھی کھاتا ہے اور اسی کی مذمت بھی کرتا ہے۔ یہ بتا کہ تجھے اس پر الزام لگانے کا حق ہے یا اسے تجھ پر الزام لگانے کا حق ہے۔آخر اس نے کب تجھ سے تیری عقل کو چھین لیا تھا اور کب تجھ کو دھوکہ دیا تھا؟ کیا تیرے آباء واجداد کی کہنگی کی بنا پر گرنے سے دھوکہ دیا ہے یا تمہاری ماؤں کی زیر خاک خواب گاہ سے دھوکہ دیا ہے؟ کتنے بیمار ہیں جن کی تم نے تیمارداری کی ہے اور اپنے ہاتھوں سے ان کا علاج کیا ہے اور چاہا ہے کہ وہ شفایاب ہو جائیں اور اطباء سے رجوع بھی کیا ہے۔اس صبح کے ہنگام جب نہ کوئی دوا کام آرہی تھی اور نہ رونا دھونا فائدہ پہنچا رہا تھا۔ نہ تمہاری ہمدردی کسی کو فائدہ پہنچا سکی اور نہ تمہارا مقصد حاصل ہو سکا اور نہ تم موت کو دفع کر سکے اس صورت حال میں دنیا نے تم کو اپنی حقیقت دکھلا دی تھی اور تمہیں تمہاری ہلاکت سے آگاہ کر دیا تھا (لیکن تمہیں ہوش نہ آیا) یاد رکھو کہ دنیا باور کرنے والے کے لئے سچائی کا گھر ہے

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

اور سمجھ دار کے لئے امن و عافیت کی منزل ہے اور نصیحت حاصل کرنے والے کے لئے نصیحت کا مقام ہے۔ یہ دوستان خدا کے سجود کی منزل اور ملائکہ آسمان کا مصلیٰ ہے یہیں وحی الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور یہیں اولیاء خدا آخرت کا سودا کرتے ہیں جس کے ذریعہ رحمت کو حاصل کر لیتے ہیں اور جنت کو فائدہ میں لے لیتے ہیں۔ کسے حق ہے کہ اس کی مذمت کرے جب کہ اس نے اپنی جدائی کا اعلان کر دیا ہے اور اپنے فراق کی آواز لگا دی ہے اور اپنے رہنے والوں کی سنانی سنا دی ہے اپنی بلاء سے ان کے ابتلاء کا نقشہ پیش کیا ہے اور اپنے سرور سے آخرت کے سرور کی دعوت دی ہے۔ اس کی شام عافیت میں ہوتی ہے تو صبح مصیبت میں ہوتی ہے تا کہ انسان میں رغبت بھی پیدا ہو اور خوف بھی۔ اسے آگاہ بھی کر دے اور ہوشیار بھی بنا دے۔ کچھ لوگ ندامت کی صبح اس کی مذمت کرتے ہیں اور کچھ لوگ قیامت کے روز اس کی تعریف کریں گے جنہیں دنیا نے نصیحت کی تو انہوں نے اسے قبول کر لیا۔ اسنے حقائق بیان کئے تو اس کی تصدیق کر دی اور موعظہ کیا تو اس کے موعظہ سے اثر لیا۔ کلمات حکمت (۱۳۱) ص ۶۷۸

دنیا میں لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں

دنیا ایک گزرگاہ ہے۔ منزل نہیں ہے اس میں لوگ دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو بیچ ڈالا اور ہلاک کر دیا اور ایک وہ ہے جس نے خرید لیا اور آزاد کر دیا۔ کلمات حکمت (۱۳۳) ص ۶۷۹

دنیا بہت ہی مختصر ہے

آخرت قریب ہے اور دنیا کی صحبت بہت مختصر ہے۔ کلمات حکمت (۱۶۸) ص ۶۹۳

دنیا میں بقا کی امید نہیں ہے

انسان اس دنیا میں وہ نشانہ ہے جس پر موت اپنے تیر چلاتی ہے۔ اور وہ مصائب کی غارت گری کی جولانگاہ بنا رہتا ہے۔ یہاں کے ہر گھونٹ پر اچھو ہے اور ہر لقمہ پر گلے میں ایک پھندہ ہے۔ انسان ایک نعمت کو حاصل نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ دوسری ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور زندگی کے ایک دن کا استقبال نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ دوسرا دن ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔

ہم موت کے مددگار ہیں اور ہمارے نفس ہلاکت کا نشانہ ہیں۔ ہم کہاں سے بقاء کی امید کریں جب کہ شب و روز کسی عمارت کو اونچا نہیں کرتے ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

مگر یہ کہ حملہ کر کے اسے منہدم کر دیتے ہیں اور جسے بھی یکجا کرتے ہیں اسے بکھیر دیتے ہیں۔کلمات حکمت (۱۹۹) ص ۶۹۸

دنیا اور اہل بیتؑ

یہ دنیا منہ زوری دکھلانے کے بعد ایک دن ہماری طرف بہر حال جھکے گی جس طرح کاٹنے والی اونٹنی کو اپنے بچہ پر رحم آجاتا ہے۔اس کے بعد آپ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔"ہم چاہتے ہیں کہ ان بندوں پر احسان کریں جنھیں روئے زمین میں کمزور بنا دیا ہے۔اور انہیں پیشوا قرار دیں اور زمین کا وارث بنا دیں"۔کلمات حکمت (۲۰۹) ص ۷۰۴

دنیا سے محبت کے نقصانات

جس کا دل محبت دنیا میں وارفتہ ہو جائے اس کے دل میں یہ تین چیزیں پیوست ہو جاتی ہیں۔وہ غم جو اس سے جدا نہیں ہوتا ہے، وہ لالچ جو اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی ہے اور وہ امید جسے کبھی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔

کلمات حکمت (۲۲۸) ص ۷۰۹

دنیا اور امام علیؑ

خدا کی قسم یہ تمہاری دنیا میری نظر کوڑھی کے ہاتھ میں سور کی ہڈی سے بھی بدتر ہے۔کلمات حکمت (۲۳۶) ص ۷۱۳

دنیا اور آخرت میں فرق

دنیا کی تلخی آخرت کی شیرینی ہے اور دنیا کی شیرینی آخرت کی تلخی ہے۔

کلمات حکمت (۲۵۱) ص ۷۱۵

دنیا میں رہ کر دنیا کے بعد کے لئے کام کریں

دنیا میں دو طرح کے عمل کرنے والے پائے جاتے ہیں۔ایک وہ ہے جو دنیا میں دنیا ہی کے لئے کام کرتا ہے اور اسے دنیا نے آخرت سے غافل بنا دیا ہے وہ اپنے بعد والوں کے فقر سے خوفزدہ رہتا ہے اور اپنے بارے میں بالکل مطمئن رہتا ہے۔نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساری زندگی دوسروں کے فائدہ کے لئے فنا کر دیتا ہے۔اور ایک شخص وہ ہوتا ہے جو دنیا میں اس کے بعد کے لئے عمل کرتا ہے اور اسے دنیا بغیر عمل کے مل جاتی ہے۔وہ دنیا و آخرت دونوں کو پالیتا ہے اور دونوں گھروں کا مالک ہو جاتا ہے۔خدا کی بارگاہ میں سرخرو ہو جاتا ہے اور کسی بھی حاجت کا سوال کرتا ہے تو پروردگار اسے پورا کر دیتا ہے۔ کلمات حکمت (۲۶۹) ص ۷۲۹

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

لوگ دنیا کی اولاد ہیں

لوگ دنیا کی اولاد ہیں اور ماں کی محبت پر اولاد کی ملامت نہیں کی جاسکتی ہے۔کلمات حکمت (۳۰۳) ص ۷۴۱

حضرت موسیٰؑ کی نگاہ میں دنیا کی حقیقت

ایہاالناس! دنیا کا سرمایہ ایک سڑا بھوسہ ہے جس سے وباء پھیلنے والی ہے لہٰذا اس کی چراگاہ سے ہوشیار رہو اس دنیا سے چل چلاؤ سکون کے ساتھ رہنے سے زیادہ فائدہ مند ہے اور یہاں کا بقدر ضرورت سامان ثروت سے زیادہ برکت والا ہے ۔ یہاں کے دولت مند کے بارے میں ایک دن احتیاج لکھ دی گئی ہے اور اس سے بے نیاز رہنے والے کو راحت کا سہارا دے دیا جاتا ہے ۔ جسے اس کی زینت پسند آگئی اس کی آنکھوں کو انجام کار یہ اندھا کر دیتی ہے اور جس نے اس سے شغف کو شعار بنالیا اس کے ضمیر کو رنج واندوہ سے بھر دیتی ہے اور یہ فکریں اس کے نقطہ قلب کے گرد چکر لگاتی رہتی ہیں بعض اسے مشغول بنالیتی ہیں اور بعض محزون بنادیتی ہیں اور یہ سلسلہ یوں ہی قائم رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا گلا گھونٹ دیا جائے اور اسے فضائے (قبر) میں ڈال دیا جائے جہاں دل کی دونوں رگیں کٹ جائیں۔ خدا کے لئے اس کا فنا کر دینا بھی آسان ہے اور بھائیوں کے لئے اسے قبر میں ڈال دینا بھی مشکل نہیں ہے۔مومن وہی ہے جو دنیا کی طرف عبرت کی

نگاہ سے دیکھتا ہے اور پیٹ کی ضرورت بھر سامان پر گذارا کر لیتا ہے۔اس کی باتوں کو عداوت ونفرت کے کانوں سے سنتا ہے۔کہ جب کسی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ مالدار ہو گیا ہے تو فوراً آواز آتی ہے کہ نادار ہو گیا ہے۔اور جب کسی کو بقا کے تصور سے مسرور کیا جاتا ہے تو فنا کے خیال سے رنجیدہ بنادیا جاتا ہے۔اور یہ سب اس وقت ہے جب ابھی وہ دن نہیں آیا ہے جس دن اہل دنیا مایوسی کا شکار ہو جائیں گے۔کلمات حکمت (۳۶۷) ص ۷۶۰

دنیا آخرت کا بدل نہیں ہوسکتی

یہ دنیا جو انسان کی نگاہ میں آراستہ ہوگئی ہے یہ اس آخرت کا بدل نہیں بن سکتی ہے جسے بری نگاہ نے قبیح بنادیا ہے۔جو فریب خوردہ دنیا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے وہ اس کا جیسا نہیں ہے جو آخرت میں ادنیٰ حصہ بھی حاصل کرلیں۔کلمات حکمت (۳۷۰) ص ۷۶۱

دنیا اور دین کا مقام

جابر بن عبداللہ انصاری سے فرمایا کہ جابر دین و دنیا کا قیام چار چیزوں سے ہے۔وہ عالم جو اپنے علم کو استعمال بھی کرے اور وہ جاہل جو علم حاصل کرنے سے انکار نہ کرے وہ سخی جو اپنی نیکیوں میں بخل نہ کرے۔اور فقیر وجو اپنی آخرت کو دنیا کے عوض فروخت نہ کرے۔

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

لہٰذا (یادرکھو) اگر عالم اپنے کو برباد کردے گا تو جاہل بھی اس کے حصول سے اکڑ جائے گا اور اگر غنی اپنی نیکیوں میں بخل کرے گا تو فقیر بھی آخرت کو دنیا کے عوض بیچنے پر آمادہ ہوجائے گا۔

جابر! جس پر اللہ کی نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اس کی طرف لوگوں کی احتیاج بھی زیادہ ہوتی ہے لہٰذا جو شخص اپنے مال میں اللہ کے فرائض کے ساتھ قیام کرتا ہے وہ اس کی بقا و دوام کا سامان فراہم کرلیتا ہے اور جو ان واجبات کو ادا نہیں کرتا ہے وہ اسے زوال و فنا کے راستہ پر لگا دیتا ہے۔ کلمات حکمت (۳۷۲) ص ۷۶۳

دنیا کی طرف جھکاؤ جہالت ہے

دنیا کے حالات دیکھنے کے باوجود اس کی طرف رجحان اور میلان صرف جہالت ہے۔ اور ثواب کے یقین کے بعد بھی نیک عمل میں کوتاہی کرنا خسارہ ہے۔ امتحان سے پہلے ہر ایک پر اعتبار کرلینا عاجزی اور کمزوری ہے۔ کلمات حکمت (۳۸۴) ص ۷۶۸

خدا کی معصیت دنیا ہی میں ہوتی ہے

خدا کی نگاہ میں دنیا کی حقارت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کی معصیت اسی دنیا میں ہوتی ہے اور اس کی اصلی نعمتیں اس کو چھوڑنے کے بغیر حاصل نہیں ہوتی ہیں۔ کلمات حکمت (۳۸۵) ص ۷۶۹

دنیا میں میانہ روی اختیار کرو

جو دنیا میں حاصل ہوجائے اسے لے لو اور جو چیز تم سے منہ موڑ لے تم بھی اس سے منہ پھیر لو اور اگر ایسا نہیں کرسکتے ہو تو طلب میں میانہ روی سے کام لو۔ کلمات حکمت (۳۹۳) ص ۷۷۱

دنیا کو خدا نے اپنے اولیاء کے لئے پسند نہیں کیا ہے:

آپ نے دنیا کی توصیف کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دھوکہ دیتی ہے۔ نقصان پہنچاتی ہے اور گزر جاتی ہے۔

اللہ نے اسے نہ اپنے اولیاء کے ثواب کے لئے پسند کیا ہے اور نہ دشمنوں کے عذاب کے لئے۔ اہل دنیا ان سواروں کے مانند ہیں جنھوں نے جیسے ہی قیام کیا ہنکانے والے نے للکار دیا کہ کوچ کا وقت آ گیا ہے اور پھر روانہ ہوگئے۔ کلمات حکمت (۴۱۵) ص ۷۷۷

دنیا اور اس کے وارث

اپنے فرزند امام حسنؑ سے بیان فرمایا: خبردار دنیا کی کوئی چیز اپنے بعد کے لئے چھوڑ کر مت جانا کہ اس کے وارث دو ہی طرح کے لوگ ہوں گے۔ یا وہ ہوں گے جو نیک عمل کریں گے تو جو مال تمہاری بدبختی کا سبب بنا ہے وہی ان کی نیک بختی کا سبب ہوگا اور اگر انہوں نے معصیت میں لگا دیا تو وہ تمہارے مال کی وجہ سے بدبخت ہوں گے اور تم ان کو معصیت کے مددگار

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

شمار ہو گے اور ان دونوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جسے تم اپنے نفس پر ترجیح دے سکتے ہو۔ کلمات حکمت (۴۶) ص ۷۷۷

دنیا کے طلبگار رزق کی طرح ہوتے ہیں

رزق دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ ہے جو خود تلاش کرتا ہے اور ایک وہ ہے جسے تلاش کیا جاتا ہے۔ لہٰذا یاد رکھو کہ جو دنیا کا طلب گار ہوتا ہے اس کی طلبگار موت ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے اس دنیا سے نکال باہر کرے اور جو آخرت کا طلب گار ہوتا ہے دنیا خود اسے تلاش کرتی ہے یہاں تک کہ اپنا پورا حق حاصل کر لے۔ کلمات حکمت (۴۳۱) ص ۷۸۳

دنیا ایک چبائے ہوئے لقمہ کی طرح ہے

کیا کوئی ایسا آزاد مرد نہیں ہے جو دنیا کے اس چبائے ہوئے لقمہ کو دوسروں کے لئے چھوڑ دے؟ یاد رکھو کہ تمہارے نفس کی کوئی قیمت جنت کے علاوہ نہیں ہے لہٰذا اسے کسی اور قیمت پر بیچنے کا ارادہ مت کرنا۔

کلمات حکمت (۴۵۶) ص ۷۸۹

دنیا دوسروں کے لئے

دنیا دوسروں کے لئے پیدا ہوئی ہے اور اپنے لئے نہیں پیدا کی گئی ہے۔

کلمات حکمت (۴۶۳) ص ۷۹۱۔

التماس سورۂ فاتحہ

برائے ایصالِ ثواب ارواح پُرفتوح

علامہ مفتی جعفر حسین

علامہ ذیشان حیدر جوادی

ثقۃ الاسلام مولانا عباس حسین باقری

اور

میرے والد مرحوم سید وزیر حسین

Presented by: https://jafrilibrary.org

Presented by: https://jafrilibrary.org

Tasveer-e- Dunya

Compiled by

Maulana Syed Adeel Raza Abedi

Presented by: https://jafrilibrary.com
Presented by: https://jafrilibrary.org

Sponsored by

Late Syed Wazeer Hussain
& Sons. Alipur

Published by
Al Balagh Organisation Alipur
India

Presented by: https://jafrilibrary.org